

فہرست مطالب کاغذیہ

صفحہ	مطلب	صفحہ	مطلب	صفحہ	مطلب
۱	فعل فاعل کا بیان -	۵	افعل تفضیل	۹	قاعدہ سابعہ
"	واحد وغیرہ	"	باب دوم	"	قاعدہ ثامنہ
"	غائب وغیرہ	"	رباعی مجرور	"	فصل دوم
"	فعل فاعل کی تقسیم	"	رباعی موزون	"	قاعدہ نہم
"	شجرہ فاعل	"	خاصی مزید	"	فصل سوم
"	باب اول	"	سہ اسمی مزید	"	قاعدہ دہم
"	بحث اضافی وغیرہ	"	باب سوم	"	قاعدہ ۱۱
۲	مفعول	"	مصور	"	قاعدہ ۱۲
"	معروف و مجهول	"	فصل اول	"	باب پنجم ناقص
"	ثبت و منفی	"	مثال دہادی	"	فصل اول قاعدہ
"	تقسیم باب	"	مثال پائی	"	قاعدہ اولے
"	مضارع	"	مضارع	"	قاعدہ ۱۳
"	بحث لن	"	قاعدہ ادغام	"	قاعدہ ۱۴
"	بحث لم	"	باب چارم اجوف	"	قاعدہ ۱۵
"	بحث لام تاکید و نون تاکید و غیرہ	"	قاعدہ	"	قاعدہ ۱۶
"	بحث امر	"	قاعدہ اولے	"	قاعدہ ۱۷
"	بحث نفی	"	قاعدہ ثانیہ	"	قاعدہ ۱۸
"	بحث فاعل	"	قاعدہ ثالثہ	"	قاعدہ ۱۹
"	بحث مفعول	"	قاعدہ رابعہ	"	فصل دوم
"	طرف و آل	"	قاعدہ خامسہ	"	فصل سوم
"	صیغہ تہجیب	"	قاعدہ سادسہ	"	باب ششم متفرقات

لکھنؤ ۲۸/۴/۲۸

1887

[illegible]

۲۳	مناوی	۳۱	نعت	۲۱	تذکرہ مؤلف
۲۴	منصوب علی شریطہ التفسیر	۳۲	عطف بحرف	"	مثنیٰ
"	تحدید	"	تاکید	۲۲	جمع
۲۵	مفعول فیہ	۳۳	بحث لطیف عمرانی حضرت رسول ﷺ	"	مصدر
"	مفعول لہ	"	صلی اللہ علیہ وسلم کا ذکر حضرت سلیمان علیہ السلام	"	اسم فاعل
۲۶	مفعول معہ	۳۴	ہل	۲۳	اسم مفعول
"	حال	"	عطف بیان	"	صفت مشبہ
"	تمیز	"	فرق ہل و عطف بین	"	نقشہ اقسام
۲۷	مستثنیٰ	۳۵	مثنیٰ	۲۴	افعال تفضیل
۲۸	قاعدہ	"	تقریف	۲۵	مسکمل
"	خبر کان و اخواتہا	"	حکم	"	متفرقات
۲۹	حرف مشبہ بالفعل	"	مضمرات	"	ظروف
"	لا نفی جنس	۳۶	اسم اشارہ	"	الذی
"	ما و لام شاہد لبیس	۳۷	موصول	"	ذو
۳۰	مجرد رات	"	اخبار بالذی	"	ذات
"	شرط	۳۸	اسماء افعال	"	سبیل
"	تقسیم و تعریف	"	اصوات	"	سما
"	نقلی و منقولی	"	مرکبات	"	اسم کے خاصہ
"	حکم	"	کنایات	"	عصا کی جمع
"	اضافت نقلی کا حکم	۳۹	ظروف	۲۶	بحث قلام
۳۱	اضافت اسم صحیح و غیرہ	۴۰	معرفہ	"	وصف
"	اسماء سنہ بکرہ	"	نکرہ	"	بحث غیر
"	توابع	"	محدود	"	بحث عطف

۴۶	ذات	۵۸	حروف التنبیہ	۵۸	فکر و حوال
۴۷	بحث ضمیر	۵۹	حروف النداء	۵۹	عالم خرم
۴۸	زوجہ کی بحث	۶۰	حرف ایجاب	۶۰	عالم معنوی
۴۹	نعم و نکتہ	۶۱	حروف زیادہ	۶۱	عطفت فعل بر اسم
۵۰	ضمیر خطاب کا مقصود	۶۲	حرف تفسیر	۶۲	رائے بعد قول
۵۱	اضافہ تفضلی	۶۳	حرف مصدر	۶۳	ادغام داوین
۵۲	جمع تعظیم	۶۴	حروف تخصیص	۶۴	نصب اور جزم معنایں عربیہ
۵۳	عطفت بحرف	۶۵	حرف توقع	۶۵	لوا کے جو عرض ہے اور حرف
۵۴	فعل لازمی کا مہجول لانا	۶۶	حرف استفہام	۶۶	تخصیص ہے
۵۵	عدم عمل باوجود عامل	۶۷	حروف شرط	۶۷	اجل بفتح ہمزہ و سکون ہم کابیان
۵۶	جمع من غیر نقطہ	۶۸	حرف الردع	۶۸	ہمزہ استفہام
۵۷	علل اربہ علم نحو	۶۹	تثنیں	۶۹	لو کے جملہ پرل ہوتا ہے
۵۸	اسماء افعال	۷۰	نون تاکید	۷۰	نوٹمنی کے لیے بھی ہوتا ہے
۵۹	ضمیر غائب	۷۱	متفرقات	۷۱	ان حروف مشبہ بالفعل
۶۰	بحث لطیف کے ساتھ حدیث سفر فتح	۷۲	لات	۷۲	ہمزہ استفہام
۶۱	بحث امرہ القیس متعلق بحث	۷۳	تنوین ترنم	۷۳	
۶۲	شائع فعلان	۷۴	حروف زائدہ	۷۴	
۶۳	غیر منصرف کے متعلق بحث	۷۵	نون خفیفہ	۷۵	
۶۴	مفعول کے متعلق بحث	۷۶	ام۔ ہل۔	۷۶	
۶۵	بحث حرف	۷۷	لام امر۔	۷۷	
۶۶	حرف جار	۷۸	حاصہ حروف	۷۸	
۶۷	حروف مشبہ بالفعل	۷۹	استثنا میں داوڑ لکھا ہے	۷۹	
۶۸	حروف عاطفہ	۸۰		۸۰	

وَهَذَا لِسَانُ عَرَبِيٍّ مُبِينٍ

اور یہ زبان عربی ہر صاف

کافیہ ہاشم

حسب ترتیب کافیہ

قواعد کلیہ صرف و نحو زبان عربی ہند ~~STATE~~

۱۳۰۸ھ

مؤلف مولوی محمد ہاشم صاحب غفر اللہ عنہ

در مطبع دبیرہ احمدی لکھنؤ طبع شد

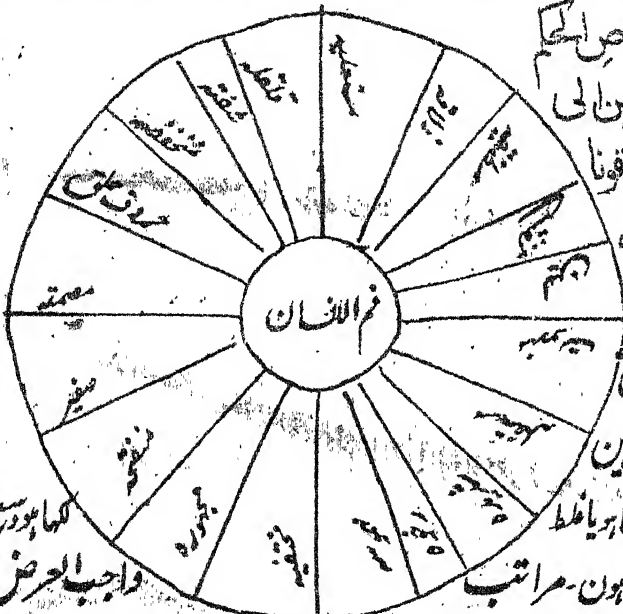
حق تالیف منوط ہے

بسم الله الرحمن الرحيم

الحمد لله الذي استنابنا ببر العرب وادى النزهة وجعل لنا سنا وبراً وخلقنا قلوباً على
 ان نبتى شراً وفاقوا وفسع منها اسماء وانفعا وفاقوا فاقهتر استنابنا بكمات جامعة وقبضا
 اذن سامعة ولا مسان كان مرغوا وادرا عبالن كان را عبالا ولا عبالا حتى كان الا عبالا حتى كان
 قيقا اضم بذلك الكلام ولتصفي اليها انشد صاعية اذ لا تسمع فيها لا حية وتستعمل حراً
 نضع منها لحي واد ما ربه هو سناها امور اخفا ومفحنا انها امودا عظاما وانشاء على
 السبقنا شجرة - اللهم صل على سيدنا محمد وآله واصحابه الموصوف يا فضل لا حلاق
 والخصوص من مجموع الكلام وخواص الحكم

خطا

قائدا لعالمين والوقد المتقبلين الى
 الجنة وعلى اخواننا الذين سبقونا
 بالايمان وعلينا وعلى عباد الله
 الصالحين حتى ياتي يوم حين
 اما بعد من في جملة قواعده من نوران بل
 ثبات اردوين به ترتيب كافيه ضبط كمين
 اور برادر كمين اگر كومي مسئله گيا بر يا غلط
 فراكريجه اطلاع بخشين كه مين سبكا دعا گويون - مراتب



۱- بر صرف قاعده بن جيسه من مين بر تقي بن اس لي دلائل سے بحث نمين ہے کیونکہ ہر شرح نمين ہے ۲- بيان قاع
 اردوين ہے اور مثال عربی مين ہے ۳- اور بہت مسائل مفیدہ اور امور مقصودہ شافیہ سے مستنبط کیے گئے ہيں ۴-
 حل در اسم اور حرف کے آخر مين تفروقات کیے گئے ہيں اور مين ضروری مسائل متعلقہ ہر بحث کے زيادہ کیے گئے تاکو مي
 اور ناقص نہ رہے اور خوب تکميل ہووے۔
 اشعار

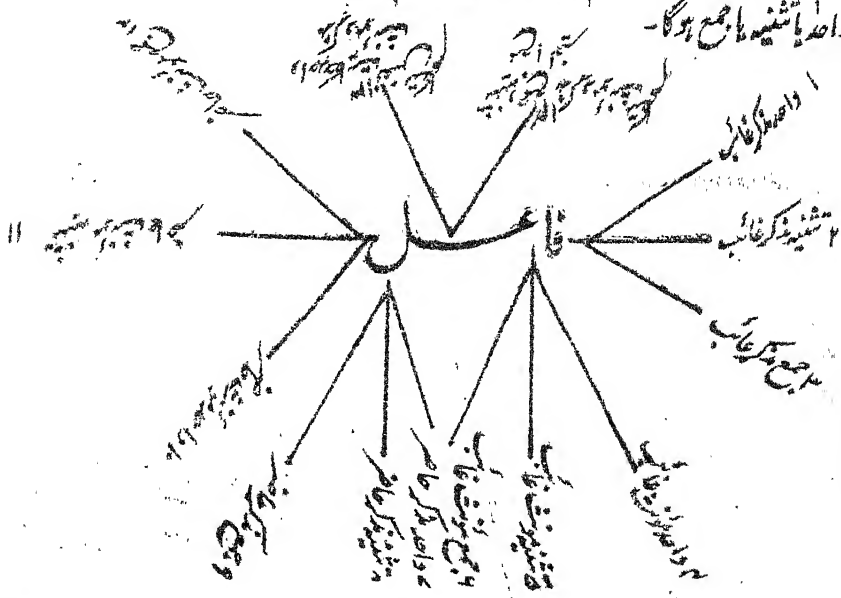
وہذا بيان للقواعد كلها	قد استوعبت زمراتنا	وہذا بيان للقواعد كلها	وہذا بيان للقواعد كلها
وہذا انتظام للولی كلها	اذ انتشرت البرغرات	وہذا انتظام للولی كلها	وہذا انتظام للولی كلها
وہذا انتظام للولی كلها	على الجيد بن وشم لشم	وہذا انتظام للولی كلها	وہذا انتظام للولی كلها

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

الحمد لله رب العالمين والعاقبة للمتقين والصلاة والسلام على سوله محمد وآله واصحی ابہم
 جو خبر کوں کام کرے وہ فاعل ہے۔ اور کام فعل ہے۔ فاعل یا مذکر کرے آدمی ہو یا کوئی شے ہو۔ مذکر مذکر کہتے ہیں جسکے لیے
 مارہ ہو یا نہ ہو۔ یا مؤنث ہے آدمی ہو یا کوئی شے ہو۔ مؤنث مادہ کو کہتے ہیں جسکے لیے نہ ہو یا نہ ہو۔ مادہ ایک کو کہتے ہیں۔ مثلاً مذکر
 جمع بہت کو کہتے ہیں وہ ہے کہ جسکا کچھ نہیں ذکر کریں کہ اسنے یہ کام کیا تھا۔ یا اسنے کیا تھا یا وہ کیا یا وہ آیا یا وہ نہیں
 کیا یا یاد سے اُسے یاد سے چلو گئے۔ اگرچہ وہ سامنے ہی ہو جسکا ذکر کریں یہ ضرور نہیں ہے کہ وہ دور ہو تو فاعل ہے۔ حاضر اور
 مخاطب وہ ہے کہ جسکو یہ کہیں کہ تو نے کیا کیا یا تم نے یہ کام کیا یہ ضرور نہیں ہے کہ حاضر اور مخاطب وہ ہو کہ سامنے ہو
 یہ ہو کہ اگر کسی کو خط لکھیں کہ تو نے یہ کام کیا تو وہ بھی مخاطب اور حاضر ہے۔ حکم وہ ہے کہ اپنے ذات کا حال کہے کہ میں نے
 یہ کیا یا مجھے یہ کام کیا یہ نہیں ہے کہ حکم صرف کام کرنے والے کو کہتے ہیں

فاعل اور فعل کی تقسیم

فاعل مذکر غائب یا واحد یا تشبیہ یا جمع ہوگا۔ فاعل مذکر حاضر یا واحد یا تشبیہ یا جمع ہوگا۔ فاعل مذکر اور مؤنث متکلم واحد ہوگا
 یا متکلم تشبیہ اور جمع ہوگا۔ اسکو متکلم مع انہ کہتے ہیں۔ فاعل مؤنث غائب یا واحد یا تشبیہ یا جمع ہوگا۔ فاعل مؤنث حاضر
 یا واحد یا تشبیہ یا جمع ہوگا۔



باب اول میں ادوں الواب کی بحث ہو جن میں صرف تین حرف ہوں۔ جو متصل کر کے ہوں اور سکو فاعل مضی کہتے ہیں۔

مذکر غائب واحد
 مذکر حاضر واحد
 مذکر متکلم واحد
 مذکر غائب جمع
 مذکر حاضر جمع
 مذکر متکلم جمع
 مؤنث غائب واحد
 مؤنث غائب جمع
 مؤنث حاضر واحد
 مؤنث حاضر جمع
 مؤنث متکلم واحد
 مؤنث متکلم جمع

مذکر غائب واحد

اور کسی جہاں اور کلام شروع ہوتا ہے مثلاً فاعل اور لا فاعل نہیں کیا اور کسی جہاں مودے میں فعل ماضی معروف
 ال آخر - اور مثلاً فاعل و لا فاعل نہیں کیا گیا وہ ایک مودے میں فعل ماضی معلوم۔

آج جانتا ہے کہ فعل ماضی کے اول حرکت کو فاعل اور دوسرے کو مفعول کہہ دیتے ہیں اور معروف میں فاعل
 اور لام پر ہمیشہ فتح زبر ہوتا ہے اور مجهول میں بغیر ضمہ پیش ہوتا ہے۔ پہلے فعل ماضی معروف میں کہیں فتح زبر ہوتا ہے
 تو اس کے مضارع کے عین پر کہیں ضمہ اور کہیں کسره زبر ہوتا ہے اور کہیں فتح ہوتا ہے مثلاً فاعل مضارع فاعل مضارع
 اس میں عین یلام میں حرف طوق ہوتا ہے غ غ ۶ ح ح - اگر ماضی کے عین پر کسره ہو تو مضارع کے عین پر زبر ہوگا
 سمع سمع یا زبر ہوگا۔ مثل حبیب یحب یا ضمہ ہوتا ہے ضمہ مخفوف اگر ماضی کے عین پر ضمہ ہو تو مضارع کے عین پر ضمہ
 ہوتا ہے کرم یكرم کرم ۱- ۲- ۳- کو اصول کہتے ہیں اور باقی بیضہ ۵ و ۶ دے کو مودع کہتے ہیں۔ ۴ شاذ ہے یعنی عرب
 کے فعل کو کہ نہیں دیتے ہیں۔ اس ماضی اور مضارع سے باب ہوتا ہے ان بابوں میں سے جو مضارع ہو مثلاً او

مضارع مثلاً اسطرح ہے۔ ۱- یفعل اب کرتا ہے حال میں یا کر گیا آئندہ واحد مذکر غائب بحث اثبات مضارع معروف۔
 ۲- یفعلان کرتے ہیں وہ دو مرد یا رنگے شنیہ۔ ۳- یفعلون کرتے ہیں یا رنگے جمع۔ ۴- یفعل کرتی ہے اور کر گئی وہ
 ایک عورت۔ ۵- یفعلن کرتی ہے تو ایک مرد یا کر گئی تو ایک مودے واحد مذکر حاضر۔ ۶- یفعلن کرتے
 اور کر گئے تم دو مرد۔ ۷- یفعلون کرتے ہو اور کر گئے تم بہت مودے جمع۔ ۸- یفعلن کرتی ہے تو ایک عورت
 اور کر گئی تو ایک عورت واحد مؤنث حاضر۔ ۹- یفعلن کرتی ہو اور کر گئی تم دو عورت مودے شنیہ مؤنث حاضر۔ ۱۰- یفعلن کرتی ہو اور کر گئی
 تم بہت عورت جمع مؤنث حاضر۔ ۱۱- یفعل کرتا ہوں یا کر دنگا میں ایک مرد کرتی ہوں یا کر دنگی میں ایک عورت
 و خدا ان حکایت نفس متکلم۔ ۱۲- یفعل کرتے ہیں یا رنگے ہم دو مرد یا ہم دو عورت کرتے ہیں ہم بہت مرد یا بہت عورت
 متکلم مع الغیر یعنی جی ذکر غائب کے عین میں ہوں اور ایک جمع مؤنث غائب کے مینہ پر اور جمع مؤنث غائب اور
 چہ مذکر اور مؤنث حاضر اور ہمزہ واحد متکلم اور نون متکلم مع الغیر کے لیے ہے کہ یہ مضارع کی علامت کہلاتے ہیں
 اور مجهول میں علامت مضارع پر ضمہ اور عین ہلکے پر فتح ہوتا ہے مثلاً یفعل کیا جاتا ہے یا کیا جا رہا ہے یا لایا
 اور واحد مضارع کے لام پر پیش ہوتا ہے اسکو رفع و اعراب کہتے ہیں چار شنیہ میں اور جمع مذکر غائب اور جمع
 مذکر حاضر اور واحد مؤنث حاضر میں نون زیادہ ہوتا ہے اسکو نون اعرابی کہتے ہیں اور جمع مؤنث غائب اور
 جمع مؤنث حاضر میں نون اعرابی نہیں ہے وہ بدستور قائم رہتا ہے اگر مضارع کے اول میں نون آئے تو جہاں رفع
 ہو مودہ ہو جاتا ہے اور نون اعرابی ہو تو نون اعرابی گر جاتے ہیں۔ کن یفعل کن یفعل کن یفعل کن یفعل کن

مضارع
 اور عین

مضارع

علامت مضارع مفعول ملام مفتوح کی تفسیر آخر تک اور یہ افعال بہت میں ہاسی قیاس پر ہر امر حاضر معروف علامت مضارع
مخروف ہمزہ او سکی جگہ کمر اور آخر خرم ہوتا ہے باقی صیغہ امر معروف اور تمام مجہول اور سب ماضی بدستور مذکور علامت
مضارع مخروف اور اس جگہ ہم مفعول اور عین کسور صیغہ فاعل مقبض کی تفسیر اور عین مفتوح ہوتو صیغہ مفعول ہے۔ اور
یہی صیغہ مصدر مہم اور ہمزہ او کا پہلے کمر ہونے سے لیے جاتے ہیں۔ اگر اکرام کا ہمزہ قطعی ہے یعنی کوئی حرف اس کے پہلے
آئے تو وہ گائیکا باقی ہمزہ اصل میں پہنچے جب کوئی حرف اس کے پہلے آئے تو پڑھنے میں گرتا ہے نہ کہنے میں۔
باب سویم۔ اگر کسی فعل میں ہمزہ بجائے فلان عین بلام کے آئے۔ اور یا بجائے فاکے داد یا یا ہو سے۔ اور یا
عین اور بلام ایک ہی حرف ہوں۔

فصل اول۔ ۱۔ ہمزہ بجائے فاکے ہوتو ماضی کے سب صیغہ بدستور ہونگے معروف بھی مجہول بھی۔ اور مضارع میں
اگر ہمزہ کے قبل فتح ہے تو الف سے اور ضمیر سے تو واو سے بدل جائیگا مثلاً اَمْرًا مَرًّا آخر تک۔ پر شروع میں مَرَّ صیغہ
اَمْرًا و بیچ اور آخر میں اَمْرًا اور کُلُّ اَمْرًا کُلُّ برابر جاری ہے۔ ۲۔ ہمزہ بجائے عین ہوتو ماضی سب بدستور
اور مضارع میں ہمزہ کی حرکت اس کے پہلے حرف کو دین اگر ساکن ہو اور ہمزہ گر جائے مثلاً سَلُّ کِلِّ آخر تک۔
۳۔ اگر ہمزہ کے پہلے کمرہ ہوتو ہمزہ یا ہو جائیگا مثلاً یَرَّ بجائے مَرَّ اور بجائے قارَّ قارَّی میر سب قاعدہ جائز ہیں
واجب نہیں ہیں۔ اور اگر ہمزہ کے قبل ضمیر ہو یا واو ساکن ہوتو ہمزہ واو ہو جائیگا اور واو داوین ادغام ہوگا جسکو
تشدید کہتے ہیں مثلاً اوس و مقروء بجائے اوس و مقروء کے۔ اور اگر ہمزہ کے قبل کمرہ ہو یا ساکن ہوتو ہمزہ یا
ہو جائیگا مثلاً حَلَّیہ جو خطیہ تھا اور فیہ جو فیہ تھا۔

فصل دوم مثال واو۔ اس باب کے فاکہ میں ہو جسکے مضارع کا عین مفعول ہو تو بدستور قائم رہیگا اگر تعلیل
پر نہیں ہے مگر ایسا فعل زبان عرب میں پایا نہیں گیا اور اگر اس پر ایسے کے فاکہ میں ہو جنہیں مضارع کے عین
پر فتح ہو یا کمرہ ہوتو ماضی معروف مجہول اور مضارع مجہول بدستور رہیگا۔ مثلاً دَعَا وَضَعَ اور دَعَا وَضَعَ اور دَعَا وَضَعَ
اور دَعَا وَضَعَ آخر تک اور مضارع معروف میں واو گر جائے مثلاً یَضَعُ آخر تک بجائے یَضَعُ اور یَضَعُ
کے آخر تک۔ اور یا ہو تو سوا اس کے کہ اس کے قبل پہلے مضارع مجہول میں ضمیر ہو یا ہو جائیگی مثلاً یَضَعُ آخر تک
اور کہہ تعلیل نہیں ہوتی ہے۔

فصل سویم۔ مضارع عین اور بلام ایک ہی حرف ہوں اور فعل مضارع ماضی عین ہو یا کسور عین تو ماضی
علامت اور مجہول کے تین صیغہ مکر غائب اور و صیغہ واحد متغیر ماضی میں تعلیل اس طرح ہوگی کہ عین کسور ساکن کے

مضارع

مثال داوی

تعلیل

[illegible]

فصل چہارم - ماضی معروف رومی زنی اتھا یا قبل فتح الف سے بل گیا۔ حسب قاعدہ اولی احواف رُمیا اصل پر ہے
رُؤا رُمیو یا الف ہو کر گر گیا حسب قاعدہ اول ایسی ہی رُمٹ رُمٹا رُمیت رُمیتا تو رُمین اصل پر ہے آخر تک۔
ماضی مجبول رُمی رُمیا رُمیو اتھا حسب قاعدہ ۳ ضمد یا میم کو دیا اگر گئی باقی سب حقیقہ اپنے اصل پر ہیں۔ مضارع
معروف - یُرُمی تَرُمی تَمُمی ہا کہمی نَرُمی یا کا ضمہ حسب قاعدہ ۴ گر گیا ہر چار تشدید اصل پر ہیں۔ یُرُمون تَرُمون تَمُرُمون
نَدِمون حسب قاعدہ ۵ علی کیا گیا یُرُمین جمع مؤنث غائب اور ترین اصل پر ہیں ترین واحد مؤنث
حاضر تَرُمین موافق قاعدہ ۶ علی کیا گیا۔ مضارع مجبول یُرُمی تَرُمی تَمُرُمی تَمُرُمی حسب قاعدہ اول یا الف ہو گیا یُرُمیان
ہر چار تشدید اور یُرُمین و تَرُمین جمع مؤنث غائب و حاضر سب اصل پر ہیں یُرُمون تَرُمون حسب قاعدہ ۷-۸ اور
تَرُمین واحد مؤنث حاضر تَرُمین حسب قاعدہ اول پہلیکے یا الف ہو گئی اور الف بالحق اسے ساکنین گر گیا۔

[illegible]

در میان دینی و دنیائی - حیفه فعل تعجب ماکدعاہ و انوعہم - اور اسی قیاس پر مفضل ۳۰ و ۳۱ -
 باب دوم کے متعلق - وجود ثنائی مزید قائل بقائل تيقادل میں صرف یہ تعلیل ہوگی کہ ماضی مجہول میں
 بسبب غمہ ناکے الفاہوا کے بعد ہے دادوگا قول نقول باقی سبب افعال صحیح ہیں - باب تفعیل اور تفعیل میں
 کہ تفعیل ہوگی - اور باب افعال کے مصدر اور ماضی اور مضارع معروف و مجہول سبب موافق قواعد وجود کے محل تعلیل
 و تفسیر ہے اور مصدر کے عین فکر کی حرکت فاکو دیکر جن کو گرائے ہیں اور اسکے عوض آخر میں لاتا ہے جن قائمہ
 و اقوام تھا اور کہی تا ہی حذف کرتے ہیں و اقام الصلوہ و ایما الزکوۃ - اور صرف و مادہ کے ماضی و مضارع اور
 اسکے سبب مشتقات میں ہمزہ با مفتوح ہوجاتی ہے - مثلاً اہراق ہو رقی اہراقاً فوہرلی اور اکثر مشہور متعدی ہے
 اور ایک صورت سے بدل جانا مثلاً اخصد الزرع کہتی کا کینا اور ایک وصف موجود ہونا مثلاً اجہم محمد والا یا میں نے
 اوسکو اور سب کے لیے مثلاً اسکیتہ یار سے درست پائی میں نے اوسکو - کرم کریم دونو مفہوم مخصوص امور طبعی کے ساتھ
 ہیں کرم شرف خبت لوم - افعال صرف قبول اثر کے لیے ہو کہ اوسکو مطا وعتہ کتے ہیں قدم میں نے اوسکو کینچا
 فاقاد وہ کچ آیا - افعال بمعنی قبول اثر ہے اجتنب جلدی قبول کر لی اذاجنبہ جب میں نے اوسکو جدا کر دیا اور
 مقابلہ طرین کے لیے ہو اجتور واد اخصموا تجا ورو او تخاصموا اجتور واد الدینہ اور اپنے فعل کے لیے محنت کرنا مثلاً اکتس
 و امتان اور باب استفعال طلب کے لیے مثلاً استکنت کتابت طلبہ کی - اور ایک حال سے دوسرے حال پر بدل
 جانا استخرج الطین مٹی تیر ہو گیا اور بمعنی مجبور ہوتا ہے استقر بمعنی قرار سمع رنج اور خوشی کے لیے مثلاً حزن و فرح اور
 رنگ اور عیب کے لیے مثلاً آدم و حن و غم و ترعن - باب تفعیل کثرت کے لیے مثلاً تقطیع بہت پارہ کرنا و طوف بہت
 طواف کیا میں نے اور متعدی ہوتا ہے مشہور ہے اور وصف لگانا مثلاً فسقہ فاسق بنایا میں نے اوسکو اور سبب
 کے لیے مثلاً جلد نہ اوسکی کمال نکالی میں نے - اور مفاعلہ دو میں ہوتا ہے ضار تہ البین ہم دونوں نے مار پائی
 کی اگر ایک فاعل اور دوسرا مفعول ہے - اور تفاعل بھی دونوں میں ایسے ہی مشترک مگر دونو فاعل مثلاً تضارہا
 دونوں نے مار پائی کی اور جو امر نہوا سپر سبب کرنا مثلاً تارضت مریض بن گیا میں - اور ایسے ہی تفعیل بھی
 نحو تکرر مثلاً بہت ٹوٹ گیا اور ترجع بہت گھونٹ لیے اور تشجع شجاعت ظاہر کی - صفات مشبہ کا وزن سامی پر
 قیاس نہیں مخرج ندس و سلیم و حمر و غیر اور رنگ اور عیوب اور زینت پر افعال کے وزن پر مثلاً اضر
 اوعرا بیض و حسن و صعب و ملب و حبان و شجاع و حجب و ضیق و جوعان و عطان و دربان -
 ثنائی مجرد کا مصدر سماع پر ہے نہ قیاس پر باقی سبب مضارع قیاس پر ہیں اوسکی تفصیل اوپر گزری اور

افعال
 کرم کریم
 انفصال
 افعال

سجع
 تفعیل

مفاعلہ
 تفاعل
 تفعیل
 صفات مشبہ

بنیاء اسم فعل

سوا کے غیرانی اور عربی کے سب زبانوں میں ابتداء ہونے کا ہے۔ اور عربی میں صرفہ جند کلمہ میں جو ابتداء ساکن
ہوتا ہے اس لیے ان پر اگر کلمہ سابق نہ ہو تو جملہ وصل زیادہ کرتے ہیں مثلاً بن بنہ بنت بنت ثمان ثمان مرمر مرمرۃ اور وہ صدر
کو جن میں جملہ وصل لگا یا گیا ہے اور اس کی بحث تو اوپر گزر چکی ہے۔ اگر ہو اور یہی کے قبل کوئی حرف ہو تو با ساکن ہو سکتی
ہو اور لام امر جہاں ہوتا ہے وہ بھی اسی طرح ساکن ہو سکتا ہے ولیطوفوا بالبيت العتیق۔ حروف جو زیادہ ہوتے
ہیں ہویت السنان جو لام امر کہتا ہے۔ ہمزہ ویم دادا زائد میں۔ می ات ہمزہ ذن علامت مضارع ہیں ل
امر میں زیادہ ہوتا ہے اور لام تاکید بھی زیادہ ہوتا ہے وصل ہی زیادہ ہوتا ہے۔ باب استعمال میں بھی زیادہ ہوا الف
ساکن اکثر مضارع میں زائد ہوتا ہے۔ انتقال میں بیاسے ع کے عطف ص صنف ہوتے تو ابھی وہ ہی حرف
ہوتا ہے اور ساکن ہو کر میں میں ادغام ہوتا ہے اور فاکو کسر و دیتے ہیں اور اب ہمزہ وصل کی حاجت نہیں رہی
مثلاً انتقام خصام ہو گیا۔ اور بب بجائے فاکے ال اور ذال ہو تو فاکو وال سے بدل لیتے ہیں فہل من مدحی
اور ذال کو بھی وال کر لیتے ہیں اور صا و درضا و درطا و درطا ہو تو فاکو وال سے بدل لیتے ہیں فاکو فاکو
فاکے وال ذال ہوا آسمین شمس صا و صا و صا کوئی حرف ہوا و زائد کو بھی وہ ہی حرف کرتے ہیں ہر فاکو فاکو
ادغام کر کے ہمزہ وصل اول میں لاقے ہیں ا فاعل ا فاعل و اک ا فاعل۔ ساکن کا اعتبار نہیں مثلاً قتیۃ میں قنۃ
کا و اسبب کسرۃ فاکے یا ہو گیا۔ انتقال لیا واد فاکو فاکو اور واد فاکو۔ انقاد ذقنہ تہا تہا تہا تہا تہا تہا
اور سو منافع پر آتے ہیں تو حال کے معنی ہو جاتے ہیں مسیعلون و مسوف یعلمون۔ جو افعال طبیعت سے پیدا
ہوتے ہیں مثلاً قیام وقعود و شرافت اور خاشا و کریم اور علامت وہ لازمی ہوتے ہیں۔ اور جس کا اثر و عمل
شے پر پڑے وہ متعدی ہے۔ اکل و شرب و ضرب۔ بعض افعال ایسے ہیں کہ اس کا استعمال کسی حرف کے ساتھ ہوتا ہے
اوس حرف جو کہ صلہ کرتے ہیں مثلاً مرات ہمزہ و غیرہ استعمال نہیں ہوتا ہے یا او کا صلہ ہے۔ لم یکم و دونہ برابر
استعمال ہے۔ رباعی میں فاکو زلام کلمہ اولی اور ہمزہ میں اور لام ثانی ایک جنس ہوں تو اس کو رباعی مضاعف کہتے ہیں
مثلاً زلال۔ بحث کیدودۃ اور کینودۃ کے اصل کیودودۃ اور کیونودۃ ہے واد کو گرا واد رنہ قاعدہ کے موافق کیدودۃ
اور کینودۃ ہوتا تھا۔ بہت کلمات ایسے ہیں کہ وہ میں تھیل کا قاعدہ مراحتاً موجود ہے مگر وہ میں عدم تھیل کا استعمال ہے
مثلاً استحوذ علیہم الشیطان، اتقوا الصید و احبوا العیت و امیت و استصوب و استروح الرج
و استنق علم صر کے علت اریہ شافید میں کہا ہے تعریف میں نہ تو احد میں جس سے کلمات کے بناء کا
وہ حال معلوم ہوتا ہے جو اس سے نہیں ہے رحمہ اللہ علیہ اور صر میں کہا ہے کہ تعریف ایک چیز کو مختلف تو

ابتداء
حروف
انتقال
افعال
میں
مثلاً
تعدی
لم یکم
کیدودہ
عدم تھیل
علت
م

میں ہلنا ہے اس لیے علم صرف میں وہ قواعد ہیں کہ جس سے صیغہ جہد نکلتے ہیں تاہر ایک سے معنی جہد کا نہ حاصل
 ہو۔ بن رحمہ اللہ علیہ اس سے ثابت ہوا کہ موضوع علم صرف وہ کلمہ ہے جس پر لغت کر کے نئی صورت نکلتے ہیں تاکہ
 اس سے ایک معنی جہد انگین جو اور صورت سے نہیں نکلتی تھی کہ اسکے اوچھنی ہیں اور اس پر صورت کو صیغہ
 کہتے ہیں اور میر جی کلمہ موضوع اور علت ماوی ہے۔ اور بنائے والے اس کلمہ کے ہر الحرف کے رہنے والے اہل
 الہر اور اہل الویر میں جنکا کبر سامان معاش اونٹ اور کبری ہے تو میر عربی رنگ علت فاعلی اور رافع ہیں اور تضر
 کر کے جب ایک صورت بناتے ہیں وہ علت صوری مثلاً ضرب یضرب لن یضرب لم یضرب اور تا اس ہر کلمہ کو صحت
 اپنے مطلب کے لیے استعمال کریں وہ علت غائی ہے جو صفت عورتوں کے ساتھ مخصوص ہے اور سین تا نہین آتی ہے
 مثلاً فاضل اور قاعدہ جس فعل میں تعلیل نہ ہو سکے در صرے فعل میں اور سکاہم معنی ہے اور تعلیل ہو سکتی ہے تعلیل
 نہیں کر سکتے ہیں اور میں تعلیل نہیں ہو سکتی ہے جو جو اور سکاہم معنی تعلیل پذیر نہیں ہے لیس مفروق کے
 فامین مثال کی تعلیل اسلام میں ناقص کی تعلیل ہوتی ہے اور مقرون میں عین محفوظ اور لام میں تعلیل آتی ہے
 تصحیر ثانی کے لیے فعل پر اور رباعی کیسے فعل پر ہے اور خامسی اور سداسی کا حرف خامس اور خامس
 و سادس حذف کرتے ہیں اور رباعی کے قیاس پر لاتے ہیں جمع مجر ش کے لیے اور عطف و عطف کے لیے
 اور کہی جزم عین کلمہ پر ہوتا ہے اور لام کلمہ جو حرف علت ہے وہ خوف ہو جاتا ہے۔ ومن یطع الله وسامولہ
 ونجس الله ویتقہ ذالک علی ہمہ الفائمون یقفہ من خان ساکن کیا گیا جو عین کلیہ ہے۔
 قال الله تعالیٰ وفوق کل ذی علم علیم۔ وایس علی الله تعالیٰ فوق فلایس فوقہ علیم۔
 ربنا اغفر لی ولوالدی ولاستادی ولجننا من عبد اب الیمرو نضلی علی سیدنا
 محمد الذی ہو سید الہضربین وسید القدیم وعلی الہ واصحابہ ینہم رؤف ورحیم

بسم الله الرحمن الرحيم

جو کہ زبان سے اس طرح نکلتا ہے کہ اسکے لیے معنی ہیں وہ کلمہ ہے کلمہ بن قسم جو اسم اور فعل یا سکا ذکر کر چکا ہے اور جو
 ہوا اسم تمام چیزوں کے نام کو کہتے ہیں اور حرف کو معنی ادن چیزوں سے مشتق ہیں مثلاً اب کے معنی ساتھ میں ضرور
 کہ کسی چیز کے ساتھ ہو ساتھ ہوتا تھا نہیں ہو سکتا ہے۔ دو اسم اس طرح ترکیب پائیں کہ ایک کا تعلق دوسرے سے ہو
 مثلاً زید قائم زید کھڑا ہو کر کھڑے ہونے کا تعلق اور حکم زید پر کیا گیا۔ اور یا ایک اسم اور ایک فعل کا تعلق اسی طور پر ہو

مشائے نید قام اسکو کلام اور جملہ کہتے ہیں۔ اور جب اسم مقدم ہو اسکو ابتدا اور ماضی اور فعل کو جو بعد ہے خبر کہتے ہیں۔ یہ
 ابتدا اور خبر جملہ اسمیہ ہوتا ہے اور فعل مقدم ہو تو جملہ فعلیہ کہتے ہیں۔ قام نید قام فعل اور نید اور سکا فاعل ہے فعل فاعل خبر فعلیہ
 ہوا اور خبر کہ میرے کلام واقعہ کی خبر ہے اسلیئے اسکو جملہ خبریہ کہتے ہیں۔ اور اگر واقعہ کی خبر خبر ہو جملہ و عابو اللہم ارحمنا
 اللہ میرے رحم کے ماعزین ہوا عدل یا ملک اے بادشاہ انصاف کر یا آرزو ہو شائستہ شباب میوز۔ جوانی پہر آجائے یا
 ہم تو گریہ جاتے ہیں۔ لعلنا الصیبا غنیا اول نامکن ہے تو تمنی ہی اور عویم ممکن ہے تو ترجی ہے۔ اور استعمال مجوز
 اجا ہو کہ نید پوچتا ہے اس سبب کو جملہ انشائیہ اور انشا کہتے ہیں۔ جملہ خبریہ اسمیہ میں ابتدا کو مسند الیہ اور محکوم علیہ
 کہتے ہیں اور خبر کو مسند اور محکم اور محکوم کہتے ہیں اور جملہ خبریہ فعلیہ میں فاعل کو مسند الیہ اور محکوم علیہ اور فعل کو
 مسند اور محکوم بہ اور محکم کہتے ہیں۔

اسم دو قسم ہے معرب اور منی۔ معرب جس پر عامل کا فعل ہوا اور اس پر سبب اس عمل کے رفع ہو جو ابتدا اور خبر اور
 فاعل ہونے کی علامت ہو اور فاعل ہو جو مفعول اور ظرف اور تمیز اور حال اور استثناء کی علامت ہے اور کسرہ
 اور خبر ہو جو مضاف الیہ اور مجرور ہونے کی علامت ہے۔ زبان عرب میں نو سبب ہیں اور میں سے دو یا ایسا
 ایک کہ دو کا حکم رکھتا ہے کسی اسم میں آجائے تو اسکو غیر متصرف کہتے ہیں اور اسکا حکم یہ ہے کہ اس پر تنوین
 نہیں آتی ہے اور کسرہ بھی نہیں آتا ہے کیونکہ وہ اسم جب ان سببوں کے زبان پر اہل زبان کی تقیل اور
 گراں ہو جاتا ہے تو اس پر ہونے میں تخفیف کرتے ہیں کہ کسرہ بولتے ہیں اور نہ تنوین۔ اور وہ میں بھی یہی
 ہوتا ہے کہ اسم کو اسکی اصل صورت سے بدل ڈالتے ہیں تو زبان پر بولنا دشوار ہوتا ہے۔ مثلاً اہل بھگا کہتے
 ہیں لٹوا کا بدل ہوا بجائے میں کی بدہنی کے۔ اسی طرح جب عرب میں تفسیر کسی اسم کا کریں اسکو عدل کہتے
 ہیں اگر تفسیر کی کوئی دلیل نہ ہو تو عدل تقریری کہتے ہیں۔ مثلاً کہتے ہیں کہ عمر کی اصل عامر تھی اور اس پر کوئی
 دلیل نہیں ہے۔ اور اگر دلیل ہو تو عدل تحقیقی ہے مثلاً ثاٹ و شلت تین تین کے معنی ہیں لفظ ایک اور
 اور معنی مکرر اور آخر اور جمع افضل التفضیل کی جمع مونث اسکا استعمال ہے الف لام اور بے من اور
 بے اضافت اور جو افضل التفضیل کے استعمال کی اصل ہے دلیل اس کے عدل کی ہے۔ عدل کے ساتھ سبب
 ثانی علم ہوتا ہے جیسا کہ میں وصف ہوتا ہے جیسا کہ میں وصف اس سبب میں شرط یہ ہے کہ باعتبار اصل
 وضع کے معنی وصفی ہوں کہ بعض کلمہ میں معنی وصف نہیں ہوتے ہیں صرف استعمال میں وصفی معنی دیتے
 ہیں مثلاً اربع بیرونام ہے ایک عدد کا گوہر مرتبہ اربع میں اربع صفت منوۃ کی ہے نہ ہذا اسوۃ عارم

قام نید
 جملہ اسمیہ
 جملہ فعلیہ
 جملہ خبریہ

جملہ انشائیہ

معرب
 عامل

مجرور

عدل

وصف

یہ سبب کے نام ہیں اور عموماً آدمی یہ قید کا نام ہے اور سبب ثانی اس میں علم ہے۔ اور تانیث علامت اس کی
 ہے یا تاہو مثلاً طلق کو نام مرد کا ہے اور یا تین حرف متحرک مثلاً سقر اور یا عجمہ ہو مثلاً ماہ رجور اور یا تین جن
 سے زیادہ ہوں مثلاً زنبب۔ اس سبب کے ساتھ سبب ثانی علم ہے۔ اور معرفہ جو علم کے ساتھ دو سبب سے
 ہیں مثلاً زنبب۔ عجمہ جو بر عرب کے سوا ہے وہ سبب عجم ہے اس لیے عرب پر اس کا تلفظ دشوار ہے اور ہر ملک
 دستور ہے کہ اوپر دوسرے ملک کی زبان دشوار ہوتی ہے مثلاً ابراہیم وغیرہ اور علم سبب ثانی اس کے ساتھ ہونا شرط
 ہے اور شرط یہ ہے کہ قین حرف متحرک ہوں مثلاً شتر جو دیا برک میں قلم کا نام ہے یا تین سے زیادہ حرف ہوں
 مثلاً ابراہیم اور اسی لیے نوح و لوط علیہما السلام مضرف ہے کہ تین حرف متحرک نہیں اور محمد اور شعیب اور صالح
 اور ہود علیہم السلام عربی میں متصرف ہیں۔ اور ظرف اور را کی جمع مناصد و عناصر اسکے لیے یہ ہی ایک
 سبب کافی ہے اور اس وزن کی جمع ناقص برفع اور جر میں عرب متصرف ہوتا ہے مثلاً جاد تنی جو اور مرد
 جو را در حالت فصب میں غیر متصرف رایت جواری اور دو اسم جمع ہو کر ایک نام ہو جائے جمل بہت کہتے
 ہیں اور یک اس بلکہ کے حاکم کا نام ہے اور اب بعلبک یہ دونوں نام ایک بلکہ کے ہو گئے ہیں۔
 الف وزن زیادہ تان اسم میں ہوں تو علم شرط ہے مثلاً عمران و نمان اور اگر صفت میں ہو تو اس کے مؤنث
 کی تاک کے ساتھ ہو یا الف مقصورہ ہو مثلاً رحمان متصرف ہو کہ اس کی مؤنث ہی نہیں ہے نہ رحمانہ نہ رحمی اور
 سکوان غیر متصرف ہو اس کی مؤنث سکراتہ نہیں ہے بلکہ سکری ہے۔ اور وزن فعل مثلاً صیغہ ماضی شتر ایک
 گھوڑے کا نام ہے۔ اور صیغہ فعل مضارع مثلاً یشرب نام ایک گھوڑا ہے اس میں دوسرا سبب علم ہے اور ثانی
 میں شرط یہ ہے کہ آخر میں تانہو مثلاً ناکہ یعلو۔ اور جس سبب میں علم مذکر ہو شرط ہو یا سبب ہو اور دو
 الف تانیث مذکورہ و مقصورہ اور جمع میں علم مؤنث و سبب نہیں ہے اور علم اومی سبب مؤنث ہوتا ہے کہ
 جس میں شرط ہو تانیث نقلی یا تا اور تانیث معنوی یعنی معرفہ جس میں تانہو اور عجمہ اور ترکیب اور الف و فون
 زیادہ میں علیت شرط ہے اور جس میں شرط نہ صرف عدل اور وزن فعل ہیں کہ ان میں بے شرط جمع مؤنث
 ہوتی ہے۔ اور وصف میں بھی بے شرط جمع ہوتی ہے جب نکرہ ہو جائے تو متصرف ہو جائے ہیں کیونکہ ان کے
 رہ جائینگے یا ایک سبب رہ جائیگا۔ اور عدل اور وزن فعل باہم جمع نہیں ہوتے ہیں اور وصف اور علیت
 و وزن فعل باہم جمع ہوتے ہیں۔ اور جب کسی غیر متصرف پر الف لام آجائے یا وہ مضاف ہو جائے تو وہ متصرف
 ہو جائیگا سمرات بالا حیر او اجمہ کم۔ اور وہ اسم جمع کہ اس کے آخر میں حرف علت نہ ہو اور وہ اسم جاری مجری جمع

یہ سبب

منہ

عجمہ

جمع

سبب

الضمان

وزن

تانیث

جمع

وزن

وصف

علیت

کہ اس کے آخرین حرف علت جو پراوس سے پہلا حرف ساکن ہو ان دو نو پر سب اعراب جاری ہوتے ہیں جائی میں
ذیلی درایت زیر اوطیا و مرآت برید ذیلی۔ اور جمع مؤنث سالم پر نصب نہیں آتا ہے جاؤنی مسلمات و رایت مسلمات
در مدت بمسلمات۔ اور ناقص پر صرف نصب آتا ہے جاؤنی قاض و رایت قاضیا و مررت بقاض۔ اور الف بایا مکمل
ہو تو کوئی اعراب نہیں آتا ہے ہذہ عصابہ غلامی رایت عصابہ غلامی ہر شہ عصابہ غلامی پر غلامی میں بہر حال یا مکمل مفتوح ہو سکتی
ہے اور جمع مذکر سالم مسطور کو یا مکمل کی طرف مضاف کیا ذن کر گیا اب واد کو یا کیا اور اس کے پہلی ہم پر کسرہ
وکر دو نو یا کو واد غام کیا مسطی ہو احوال رفع میں واد مقدر رہتا در حالت نصیب جموعین یا سوج دے کیونکہ ان
دو نو حالت میں مسلمین تھا۔ اور تثنیہ میں حالت در رفع میں الف ہوتا ہے۔ جہان و سلمان اور حال نصیب
و جرین یا ہوتی ہے۔ رطلین و سلین اور کلا اور کتا جب ضمیر تثنیہ فاعل کی طرف مضاف ہو کلا یا و کتا ہما کا
تو یہی حکم ہے اور اگر کسی اسم کی طرف مضاف ہو تو بہر حال آخرین الف رہتا ہے۔ جائی کلا الرطلین رایت
کلا الرطلین و مررت کلا الرطلین اور اشنا اور اثنان بھی مثل رطلین ہے۔ اور اسما و ستہ کبرہ یعنی وہ چہ
اسم کہ انکی مضیغ نہیں ہو سکتی ہے اسی لیے واد کو کبرہ کہتے ہیں یعنی بڑے ہی رہتے ہیں ابوک اور اوک اور
ذو اور حوک اور جنوک رفع میں واد اور نصب میں الف اور جرین یا ابوک اباک ایک مگر سب
بے اصناف استعمال نہیں ہوتے اور یا مکمل کی طرف مضاف ہوں تو مثل غلامی ہوتے ہیں اور عشرون
و ثمانون واربون و خمسون و ستون و سبعون و ثمانون و تسعون مثل مسطور ہے۔

مرفوعات جبر علامت رفع ہوئے کی ہو جو رفع ہے یا ادا ہے، ادا ہے اور جبر یہ علامت ظاہر نہ ہو
 پر ایسے محل میں ہے کہ اگر وہ ان اور اسم ہوتا جبر یہ علامت جاری ہو سکتی ہے تو مرفوع ہوگا اور یہ مرفوع
 دو صورت میں ہوتا ہے یا عامل ہو کہ رفع کرے یا عامل سے بالکل خالی ہو یعنی ابتدا ہو اور شروع کلام ہو۔

اول فاعل جیسے فعل مسند ہو یا صفت مشبہ مسند ہو اس طرح کہ اوس فعل کا وجود اوس فاعل سے ہوا ہے۔ مثلاً ضربت زید ضرب فعل ہے جو زید نے کیا اور جاء زید قائم ابوہ اور قائم صفت ہے کہ قیام زید کے باپ نے کیا یعنی ابوہ قائم کا فاعل ہے جو صفت ہے۔ اصل قاعدہ یہ ہے کہ فاعل فعل یا صفت مشبہ کے ساتھ ملایا ہوا اور ان کے درمیان غیر خیر نہ آنے پائے اور یہ اتصال یا انضمام ہو یا رتبہ ہو۔ مثلاً ضرب غلام زید زید فاعل ہے غلام مفعول پر رتبہ مقدم ہے اسی لیے غلام کی ضمیر زید کی طرف پہر سکتی ہے اور ضرب غلام زید زید جائز نہ ہو گا۔ کیونکہ غلام فاعل ہے جو ضرب کے ساتھ متصل ہے اور زید مفعول ہے رتبہ اور غلام جو ہے اس لیے غلام کی ضمیر

زید کی طوط نہیں بہر سکتی ہے کہ ضمیر کا مرجع قبل ہوتا ہے نہ بعد۔ اور اگر فاعل اور مفعول ایسے ہوں کہ ادنیٰ اعراب و قرینہ نہیں ہو سکتا ہے تو فاعل کو ہی مقدم کرینگے ضرب موسیٰ علیہ السلام اور قرینہ نہ تو مفعول مقدم ہو سکتا ہے۔ مثلاً اکل اکثر می بجلی امرد کو بجلی نے کہا یا قرینہ بھی ہے کہ اکثری کہ ان کے کسی چیز ہے۔ اور یا مفعول ہلا کے بعد ہو تو فاعل ضرور مقدم ہوگا یا شریعہ جملہ پرانا ہو مثلاً ما ضرب زید الامراء وانا ما ضرب زید عمروا۔ اس سے یہ حصر ثابت ہوا کہ زید نے صرف عمرو کو مارا ہے اور کسی کو نہیں مارا ہوا کہ عمرو کو کسی اور شخص بھی مارا ہو فاعل کو اس حصر کے لیے مقدم کیا ہے اور مفعول کو موخر۔ اگر فاعل موخر اور مفعول مقدم کریں تو یہ حصر جاتا رہے گا مثلاً ما ضرب الامراء زید وانا ما ضرب عمرو زید اسکے یہ معنی ہیں کہ زید عمرو ہی کو مارا ہے یعنی عمرو کا مارنے والا زید ہی ہے بلکہ کوئی اور گویا زید نے کسی اور کو بھی مارا ہو تو اول کے خلاف ہوگا اور جب فاعل ضمیر مرفوع بار نہ متصل ہو یا مستتر ہو تو مفعول موخر ہوگا ضربت زید وانا ضربت غلاما اور اگر فاعل کے ساتھ ضمیر ہو جو مفعول کی لیے ہو مثلاً ضرب زید غلاما یا مفعول الا کے بعد ہو یا انا شروع جملہ پر ہو مثلاً ما ضرب عمرو والا زید وانا ما ضرب عمرو زید اور یا مفعول ضمیر متصل بفعل ہو مثلاً ضربک زید و ضرب زید مفعول مقدم ہوگا۔ اور اگر قرینہ موجود ہے تو فعل حذف ہو سکتا ہے مثلاً بوجہ کہ کون آیا ہے من جاہک جواب میں کہما زید یعنی آیا ہے زید۔ جاو زید کہنا ضرور نہیں ہوا کہ کسی فاعل حذف ہو سکتا ہے مثلاً کما فاعل زید۔ زید نے کیا کام کیا کہا اکل ضرور نہیں کہ اکل زید کہیں۔

تنازع فعلان۔ جاو اکل زید۔ دو فاعل چاہتے ہیں کہ زید اکل کا فاعل ہو۔ اطعم و ضرب زید امرد و نا چاہتے ہیں کہ زید اکل اپنا مفعول ہو اکل و ضرب زید اول چاہتا ہے کہ زید فاعل ہو اور ثانی چاہتا ہے کہ زید اوسکا مفعول ہو ضرب و اکل زید۔ اول چاہتا ہے کہ زید مفعول ہو اور ثانی چاہتا ہے کہ زید اوسکا فاعل ہو اب بحث یہ ہے کہ کس فعل کا عمل ہو۔ اول کا یا ثانی کا۔ اس میں دو مذہب ہیں اہل بصرہ ثانی کو عمل دیتے ہیں اہل کوفہ اول کو۔

آراء ائمہ سے فاعل	مرد و متعصب مفعول	اول متعصبی فاعل و دوم متعصبی مفعول	اول متعصبی مفعول و دوم متعصبی فاعل	کیفیت
<p>ضربی کا کوئی زید ضربی فاعل کا کوئی زید ان ضربی فاعل کا کوئی زید ان جس بنی مطلقاً جس بنی زید مطلقاً جس بنی مطلقاً جس بنی زید ان مطلقاً جس بنی مطلقاً جس بنی زید مطلقاً</p>	<p>ضرب کر دیا ضرب کر دیا ضرب کر دیا ضرب کر دیا ضرب کر دیا ضرب کر دیا ضرب کر دیا ضرب کر دیا ضرب کر دیا ضرب کر دیا ضرب کر دیا ضرب کر دیا ضرب کر دیا ضرب کر دیا ضرب کر دیا</p>	<p>ضرب کر دیا ضرب کر دیا ضرب کر دیا ضرب کر دیا ضرب کر دیا ضرب کر دیا ضرب کر دیا ضرب کر دیا ضرب کر دیا ضرب کر دیا ضرب کر دیا ضرب کر دیا ضرب کر دیا ضرب کر دیا ضرب کر دیا</p>	<p>ضرب کر دیا ضرب کر دیا ضرب کر دیا ضرب کر دیا ضرب کر دیا ضرب کر دیا ضرب کر دیا ضرب کر دیا ضرب کر دیا ضرب کر دیا ضرب کر دیا ضرب کر دیا ضرب کر دیا ضرب کر دیا ضرب کر دیا</p>	<p>فعل اول میں فاعل کی کیفیت شعبہ جمع ذکر موصوفت - فاعل حضرت موصوفہ کو کہ سائے زرد رنگ قرار ہے پس کہ مراد فاعل اول ذکر یا موصوفت اس لیے یہ سب باب زید بنی کا مفعول تھا کہ مفعول حذف ہو گا۔</p>
<p>نہ سب</p>	<p>مرد و متعصب مفعول</p>	<p>مرد و متعصب مفعول</p>	<p>مرد و متعصب مفعول</p>	<p>کیفیت</p>
<p>نہ سب</p>	<p>مرد و متعصب مفعول</p>	<p>مرد و متعصب مفعول</p>	<p>مرد و متعصب مفعول</p>	<p>کیفیت</p>
<p>نہ سب</p>	<p>مرد و متعصب مفعول</p>	<p>مرد و متعصب مفعول</p>	<p>مرد و متعصب مفعول</p>	<p>کیفیت</p>

اور ہم جس فعل کا فاعل معلوم نہ ہو مفعول بہ معلوم ہو کہ وہی بجائے فاعل مرفوع ہو اور کو مفعول بالاسم فاعل کہتے ہیں مفعول اس فعل کا
 کہ اس کا فاعل معلوم نہ ہو۔ اور اس کے صیغہ باضی و مضارع و مفعول کا ذکر گزر چکا ہے اور جو فعل کے متعدی ایک مفعول کا ہے وہی مفعول
 بجائے فاعل ہو جاتا ہے اور جس کے و مفعول ہوں مفعول کا فاعل ہوگا نہ ثانی۔ اور جس کے تین مفعول ہوں مفعول اول و ثانی
 ہو سکتے ہیں مفعول ثالث اور مفعول اول اور مفعول دوم نہیں ہو سکتے ہیں۔ اور جہاں مفعول بہ ہو تو مفعول فیہ اور مفعول مطلق
 برابر ہیں۔ اور باب عطیت کا مفعول اول بہ نسبت مفعول ثانی کے بہتر ہے۔ سویم مبتدا اور خبر۔ ان دونوں پر فاعل نفعی
 نہیں ہے اس لیے مرفوع ہو کہ گویا فاعل نفعی سے حال ہونا یہی عامل ہے۔ مبتدا اسند الیہ ہوتا ہے مثلاً زید قائم زید مبتدا اسند الیہ
 قائم سند اس کی خبر ہو مبتدا مفعول ہوتا ہے اور مقدم ہوتا ہے لفظاً ہو یا ترتیباً اس لیے فی دارہ زید جائز ہے کہ زید ترتیباً مقدم ہے
 ضمیر اس کی طرف پرکتی ہے بخلاف صاحبہا فی الدار یہ جائز نہیں ہے کہ صاحبہا کی خبر دار کے لیے ہو لفظاً اور ترتیباً مؤخر ہے
 یا نکرہ خاص بہر مثلاً والعبد مومن خیر من شرک عبد بسبب صفت مومن کے خاص ہو گیا ہے۔ و سلام علیک ایضاً سلام میں قیام
 سلام جو میر پر فہم ہے۔ و شرابہ زنا تاب یعنی شرعاً عظیم یعنی ماہرہ الا شراب شرعاً محصور و متعین ہو گیا بخلاف اول اسباب سے جو کہ تو
 بکا تے ہیں اور جو نکرہ نفی کے تحت مین ہو وہ بھی خاص ہو جاتا ہے مثلاً ما احدث منک احد خاص ہو گیا کہ باقی کے تحت ہو مینے
 کوئی فرد بشر تغیر سبب افراد انسانی ایک شے واحد ہو گیا۔ اور خیر مقدم ہو تو مبتدا نکرہ ہو سکتا ہے۔ فی الدار رجل یعنی گروہ
 ہے جو دار میں رہنے کے قابل ہوتا ہے اس صفت نے اس کو خاص کر دیا۔ اور استقام کی تردید میں مخاطب جانتا ہے
 کہ مسئلہ نے ایک امر خاص کر لیا ہے مثلاً الدار ام اقرۃ الرجل فی مبتدا و خبر ان دونوں سے ایک اس صفت کے ساتھ متعین ہے
 کہ دار میں ہو تو یہ خصوصیت دونوں میں داخل ہو سکتی ہے۔ اور خبر جملہ میں ہوتی ہے۔ مثلاً زید قائم قائم فعل ہے اس کی خبر جو زید
 کے لیے ہو اس کا فاعل ہے یہ جملہ فعل ہو اور زید مبتدا کی خبر ہوا اس سے ثابت ہو کہ خبر مین ضمیر ضرور ہے جو مبتدا کے ہی
 ہو وے اور کہیں یہ ضمیر بقرینہ حذف بھی ہوتی ہے مثلاً گئی کا ہماؤ ہو رہا ہے تو کہا ایک سیر ایک رو پیہ کو ہے۔ مثلاً
 الحسن منوان بدرم منوان مند بدرم۔ اور جو کلمہ ایسے ہیں کہ ان کے لیے تقدم ضرور ہے مثلاً اسام موصولہ مین ابوک ہذا
 یا دو موصوفہ ہونے میں برابر ہوں مثلاً انت الدنا۔ اور افضل منک افضل منی اور یا خبر خاص مبتدا کا فاعل ہے
 مثلاً زید قائم۔ اور زید قائم ابوہ۔ اب تمام زید کا فعل نہیں ہے بلکہ ابوہ کا ہے تو زید کا تقدم واجب
 نہیں بلکہ قائم ابوہ زید ہو سکتا ہے۔ تو مبتدا مقدم ہو گا جو اس کے مبتدا ہونے کی دلیل ہوگی۔ اور اگر خبر ایسا
 کہ ہو کہ اس کے لیے تقدم ضرور ہے مثلاً مضطرب ابوک اور یا زید ابین ابوک فاعل ابین جمل ابوک ابیہ ہے
 مقدم ہو اور یا خبر کے مقدم ہونے سے مبتدا کا مبتدا ہونا صحیح ہو گیا مثلاً فی الدار رجل ورنہ نکرہ مبتدا نہیں ہو سکتا ہے

یا رجاء بناد می شنیدن چون ناچو- شنگا گوی نامر سے بکارتا ہے کہ گوی جانے والا دروازہ کھولے۔ اور مرکب منصوب ہوتا ہے
 جیسا کہ خداوند منادی میں کے قواعد جو مفرد ہوں تاکید صفت اور معطوف بحرف کہ حرف نہاد اسپر نہ آسکے اور عطف
 بیان امر و فعل ہی ہوتے ہیں اور منصوب بھی مثلاً یا تیم اجمعین دیا زید العاقل العاقل دیا زید و الحارث و
 دیا زید بشر بشر۔ اور قواعد جو مضاف ہوں منصوب ہوتے ہیں یا تیم کلکم دیا زید و مال اور سویم تعین ہو سکتا ہے کہ
 معروف بلام مضاف ہوتا ہے اور نہاد سپر حرف نہ آتا ہے دیا زید یا عبد اللہ۔ اور بدل اور وہ معطوف

کہ اوپر حرف نہ آسکتا ہو منادی کا حکم رکھتا ہے بدل مفرد مبنی پر رفع ہے یا زید عمرو اور بدل مضاف منصوب
 یا زید یا عمرو۔ اور معطوف مفرد یا زید عمرو اور معطوف مضاف یا زید و یا عمرو دیا زید و رجاء صالحا معطوف مشابہ مضاف
 اور جو معطوف بحرف کہ اوپر نہ آسکے خلیل اور سکور رفع دیتے ہیں اور نصب بھی جائز کرتے ہیں کہ گویا وہ منادی متعلق
 ہے اور اوپر عمرو نصب دیتے ہیں کہ منادی متعلق نہیں ہے بلکہ اسکا تابع ہے اور رفع بھی جائز کرتے ہیں اور ابو العباس
 ہر دو کہتے ہیں کہ اگر سطوف سے انھن لام جدا ہو سکے جیسا الحس تو مثل خلیل رفع دیتے ہیں اور اگر الف لام جدا نہ ہو سکے
 تو مثل ابی عمرو نصب دیتے ہیں مثلاً النجم والصلح الف لام انہی لازم ہے۔ اور علم موصوف ہو اور این جو علم اور کی طرف مضاف
 ہو اسکی صفت ہو تو وہ علم موصوف مقسوح ہوتا ہے مثلاً یا زید بن عمرو اور معروف بلام پراہما اور یا ایہما لائقے ہیں
 ایہما الرجل یا ایہما الرجل اور مونث کے لیے تاکہ ساتھ یا ایہما المردۃ اور نہ اسی لائقے ہیں یا ایہ الرجل یا ایہ الرجل
 اور یہ معروف بلام اور اس کے قواعد جو رفع ہوتے ہیں۔ اور لام ذات اللہ پر ہے واسطیہ حرف نہ آتا ہے یا اللہ
 اور یا تیم عدی میں اول پر رفع ہے کہ منادی مفرد مقسوح ہے اور نصب بھی جائز ہے کہ مضاف الیہ جائز ہے یا تیم عدی
 تیم عدی اور تیم عدی ثانی تو منصوب ہی ہے۔ اور منادی کہ یا کلکم کی طرف مضاف ہو چلا رجاء بن۔ یا غلامی
 یا بفتح یا غلامی یا ساکن دیا غلام بحذف یا دیا غلاما بجایے یا الف اور آخر میں وقف میں یا زیادہ ہوتی ہے۔

یا غلامیہ یا غلامیہ یا غلامیہ یا غلامیہ۔ اور یا ابی دیا ابی یا اب یا ابہ۔ یا ابی یا امی یا ام یا اما۔ اور خاص انھن
 وقت مقسوح و کسور میں آتی ہے یا است یا ابث یا اکت یا اکت۔ یا این امی یا این امی یا این ام یا این ام۔ یا
 بنت امی یا بنت امی یا بنت ام یا بنت ام۔ یا ابن عمی یا ابن عمی یا ابن عم یا ابن عم۔ یا بنت عمی یا بنت عمی یا بنت
 عم یا بنت عم۔ اور آخر میں قطع بھی جائز ہے یا ابن عم یا ابن ام۔ جب منادی مضاف نہواہ مستحاث نہواہ جملہ
 نہواہ علم میں حرف سے زیادہ ہو آخر کا حرف حذف ہو سکتا ہے اسکو ترخم کہتے ہیں کہ ہر وقت ذرہ ذرہ سی بات
 ہر یکا کرتے ہیں اور بلائے میں نوکثر استعمال کے لیے تخفیف کرنا ضرور ہوا۔ جیسا ہندوستان میں نا باب

اپنے بچوں کے نام میں تخفیف کرتے ہیں اور پیار سے کہتے ہیں۔ تاکہ در نام ہے اسکو کا دو میان کہتے ہیں اسے اللہ کو
 اقول کہتے ہیں مثلاً یا صاحب کا یا صاحب ہوا۔ اگر آخر میں دو حرف زائد ہوں مثلاً عثمان والہاء، دو حرف آخر حذف کرنے
 میں یا جمع دیا اسم اور مرکب کا اسم اخیر حذف ہوتا ہے یا بعل بعلک سے۔ اور جہد ترخیم یا ویسا ہی پڑھتے ہیں جیسا تھا
 یا صلح و یا نحو یا اسم مستقل کہتے ہیں یا صلح و یا ثمنی۔ اور مندوب اور متفع علیہ جسکے مرنے اور محذوم ہونے پر یا اسکے
 پیدا ہونے پر روتے ہیں تو صرف وا اور یا آتا ہے یا زید یا زیدہ۔ یا مصیبتا و یا مصیبتا و اور مندوب مثل سنائی
 ہے جو اسکے معرب اور مبنی ہونے کا حکم ہے وہی اس کے معرب و مبنی ہونے کا ہے اور کہی الف دیا یہی زیادہ ہوتا ہے
 اور کہی کاف مع الف۔ یا یا یا دیا و اور یا زیادہ ہوتی ہے یا زیدہ یا غلامک یا غلامک یا غلامک یا غلامک۔ اور
 نکرہ پر مذنیہ نہیں ہوتا ہے معرب پر ہوتا ہے کہ اپنے خاص مردہ کو روتے ہیں اور نہ عام مردہ کو یا زیدہ یعنی زید
 جو اپنا عزیز تھا مگر گیارہ نہیں ہو سکتا ہے کہ یا رحلہ کہیں۔ اسے کوئی آدمی مر گیا۔ اور مندوب کے لغت پر یہ حرف
 نہیں آتے یا زیدہ الطویل یا زیدہ الطویلا نہیں کہہ سکتے ہیں۔ اور اسم جنس اور اسم اشارہ پر سے حرف مذائب
 نہوگا۔ اور مستغاث اور مندوب پر سے بھی حذف نہوگا۔ مگر اصح لیل واقفہ فوق و اطرق کرابی یا بولاجاتا ہے
 جو اسم جنس اور نکرہ ہیں۔ اور کہی منادی ہی حذف ہوتا ہے الایا اسجد یا قوم اسجد و تھا۔ ایک اسم منصوب ہے
 اور اس کے بعد ایک فعل ہے کہ اسکا مفعول ایک ضمیر ہے جو اس اسم کے لیے ہو اگر یہ فعل اس اسم پر آئے یا
 اسکا فعل ہم معنی یا لازم معنی او سہرائے تو وہ اسم اس فعل سے منصوب ہو سکے اسکو منصوب علی شرطہ التفسیر
 کہتے ہیں کہ اسکا فعل ناصب حذف ہے اور فعل جو مذکور ہے وہ فعل حذف کی تفسیر ہے۔ مثلاً زید اضر بیه ضربت
 زید اترھا ضربت حذف ہو کر ضربتہ اسکی تفسیر ہو اترھا مرث بہ لے نکلا میں زید کو اترھت زید اترھا ضربت
 اترھت زید اترھا احتب علیہ اسے لایست زید میں زید کو چٹا رہا۔ اور جو اسم منصوب ہو اور اس سے ڈرانا
 منظور ہو یا کمر مذکور ہو مثلاً اسدا اترق اسدا شیر سے درو اور اسدا اسدا درو شیر سے اسکو تحریر کہتے ہیں اسکا فعل
 حذف ہوتا ہے۔ سویم مفعول فیہ حسین فعل واقع ہو اسکو ظرف کہتے ہیں مکان ہو یا زمانہ ہو جب فی نہ آئے تو
 منصوب ہوگا ورنہ جر ہوگا ظرف زمان میں فی فعلاً ابی نہیں سکتا ہمیشہ مقدر رہتا ہے اور طرف مکان غیر محدود
 جہات ستہ اور عند اور لہی اور سواء اور دون اور لفظ مکان اور مابعد دخول سبب منصوب ہوتا ہو فی مقدر
 ہوتی ہے جلست اماک و خلک و بینک و شماک و توقک و تحمک و مکانک و دارک اور محدود پیر فی آتی ہے
 و خلک فی المسجد چارم مفعول کہ جس مطلب کے لئے کوئی کام ہو مثلاً ضربتہ و یا یابین نے اسکو ادب دینے کیلئے

مارا اور میری جیب ہوتا تو کہ اس پر نام نہ لکھے ورنہ مجبور ہو گا اور شرط یہ ہے کہ فعل اور مفعول کے کا فاعل اور زمانہ ایک
 ہی ہو ضرب اور تاویب کا فاعل اور زمانہ ایک ہی ہے۔ چم مفعول مع جو اسم عدد و فعل میں فاعل کا یا وقوع
 فعل میں مفعول کا ضرب ایک ہزار اور اوپر دا داخل ہوتا سرشت و زید مع زید کے میں گیا اور ضربت زید اور عمر
 زید کو میں نے مع عمرو کے مارا۔ اگر عطف ہو سکتا ہو مثلاً سرشت انا و زید مع او نو امر جائز ہیں عطف اور نصب
 ورنہ نصب ہی ہو گا۔ اکھ و زید و انا شاکھ و زید اے تیرا اور زید کا کیا حال ہے۔ اور تو اور زید کیا کرتے ہیں۔
 ششم حال جو عشت ایسی ہے کہ فاعل کی وقت عدد و فعل اور مفعول کے وقت وقوع حیثیت اور کیفیت بیان
 کرے مثلاً با زید لکھا زید سوار ہو کر آیا و ضربت زید۔ لکھا میں نے زید سوار کو مارا یا دو کوئی کیفیت بیان کر
 مثلاً ضربت زید لکھا میں نے سوار نے زید سوار کو مارا اور حال نکرو ہوتا ہے اور زوال الحال معترہ ہوتا ہے۔ اور
 زوال الحال نکرو ہو تو حال اس پر مقدم ہوتا ہے مثلاً جا رہا کہتا رجل۔ اگر صفت نہ ہو بلکہ اسم ہو تو کیفیت پر دلالت کرے
 تو وہ بھی حال ہے۔ اکلتم التمرۃ لیسر میں نے کدہ مٹی کھجور کھائی اور اگلت التمرۃ رطباً اور مٹی کھجور میں نے
 کھائی۔ اور جملہ بھی حال ہوتا ہے اس میں دا واد و ضمیر ضروری ہے جو زوال الحال کے لیے ہے۔ جا زید و ہوا رکب
 یا صرف دا ہوتی ہے کنت نبیا و آدم بین الماء و الطین۔ یا صرف ضمیر ہو یہ بہت کم استعمال ہے جا زید
 رکب اور مضارع مثبت میں صرف ضمیر کافی ہوتی ہے جا زید۔ الیسر۔ اور مضارع منفی اور ماضی منفی و
 مثبت سب میں دا واد و ضمیر کافی ہے یا صرف ایک ہی کافی ہے اور ماضی مثبت پر قد بھی ضروری ہے۔ او کوئی
 فعل بقرینہ حذف ہوتا ہے جو سفر سے آ رہا ہے او سکو کہا راشدا امریا اے جنت راشدا امریا اور جب حال جملہ
 سابق کی تاکید ہو زید اوک عطا ابوہ مقضی عطا ہے اور عطا او سکی تاکید ہے اے اچھے عطا فانیفے زید
 کا تیرا باپ ہونا ثابت ہے کہ وہ عطا ہے۔ تاہم تمیز جس امر کی کیفیت معلوم ہی نہ ہو کہ میرا کہیں ہے اور کیوں ہوا
 اسکو ابہام کہتے ہیں اور جب ایک امر یا بیان کریں کہ او سکی وجہ معلوم ہو جائے اور ابہام جا تا رہے او سکو
 تمیز کہتے ہیں مثلاً صدور کے وجہ ضرب زید عمر دا واد تا زید نے عمر کو مارا وجہ ضرب کی معلوم نہ تھی وہ عدوت سے
 معلوم ہو گئی عدوت تمیز ہے یا وقوع فعل کی وجہ ضرب زید عمر دا واد تا زید نے عمر کو مارا معلوم نہ تھا عنوان منہ بہریم
 منہ یا شے معلوم نہ تھا وجہ ضربت عشرین در ہایا یا شے ہائی پوری چیز معلوم نہ تھا اصل زینا یاگز سے ہائی
 ہوئی چیز دا ذراع ثوبا یا قیاسی ہو و لا التمرۃ لکھا زید یا کسی شے کی ماہیت یا خانم فختہ۔ اس میں شرط یہ ہے کہ
 کہ اسم تمیز تام اور کامل ہو یعنی تخرین ہوا نون تنفیہ و جمع ہوا مضارع ہوا۔ اور اسم معرف تام گواہ تام ہے

مطلوبہ کا نشان زید قائم زید قائم قائم زید اور بل اور کن کے ساتھ جو ایجاب اور اثبات پیدا کرتے ہیں یعنی
وکنے سبب سے نفی جاتی رہتی ہے تو مضاف مرفوع ہوگا بخلاف زید مقابیل مسافر زید قائم کن قاعدہ۔
المجوزات۔ مضاف الیہ کی علامت جر ہے جو کسرہ یا فتح ہے یا ہے جس چیز کی طرف کوئی چیز مضاف ہے یا متعلق ہے
اول مضاف ہے دوم مضاف الیہ۔ نحو کتاب زید زید کی کتاب اور نحو مرث زید میرا گزر زید کے ساتھ متعلق ہے
مرد و غیرہ صرف جر زید کا مضاف اور وہ مضاف الیہ ہوا۔ دوم کو مضاف و مضاف الیہ نہیں کہتے ہیں۔ اول کو
مضاف اور مضاف الیہ کہتے ہیں اور اس میں شرط یہ ہے کہ مضاف اسم ہی ہو تاہیہ جیسے تثنیہ ہو اور تثنیہ اول
صح کا نون ہو اور اول و سہر اللام تعریف ہو اور اضافت و قسم ہے ایک لفظی کہ اسم فاعل اور اسم مفعول اور
صفت مشبہ اپنے مفعول کی طرف مضاف ہو نحو رب العالمین۔ اور دوم مضمونی جو مضاف ایسا ہو بلکہ کوئی چیز جو غیر
کتاب زید۔ غلام زید و دار زید و فرس زید یعنی یہ مضاف الیہ نہ مضاف کا جنس ہے اور نہ اس کا ظرف ہو اس
سورہ میں لام جو تخصیص اور تاک کے لیے ہو مقدر ہوتا ہے کتاب زید یعنی کتاب زید اور جنس ہوتا ہے مقدر ہوتا
نحو قائم فضیہ قائم عن فضیہ اور ظرف ہوتا ہے مقدر ہوگی ضرب الیوم ضرب فی الیوم اور حکم اس کا یہ ہے کہ مضاف
الطیہ معرہ ہو تو مضاف معرہ ہوتا ہے نحو غلام زید زید کا غلام معلوم ہے اور مضاف مکرہ ہو تو خاص ہو جاتا ہے
غلام زید کسی مرد کا غلام نہ عورت کا۔ اور عدد معرفت بلام اپنے تریز معرفت بلام کے طرف مضاف ہو تو یہ کلام صح
نہیں ہے گنوار دیہانی بولتے ہو جنکے المایۃ الدینار۔ اور امانۃ لفظی کا سوا تخفیف کے اور کچھ فائدہ نہیں ہے
ضارب زید ضارب زید ضارب زید ضارب زید اور جانی برجل ضارب غلام بجا
ضارب غلام کے یعنی وہ مرد کہ اس کا غلام مارنے والا ہے اور مرث برجل حسن الوجہ بجا حسن وجہ کے
اور نون اعراب حذف ہو کر تحقیق ہوتی ہے اس لیے الضارب زید الضارب زید جائز ہے کہ تخفیف حاصل ہے۔ اور
وضارب زید میں تخفیف نہیں ہے اس لیے جائز نہیں ہے۔ اور الواجب المایۃ البجان و عبد اب اعتبار عطف کے
الواجب عبد ابوا ضیف ہو اور الضارب برجل یقیاس القام الغلام جو اتمام غلام تھا جائز ہے اور الضارب کا
قیاس ضارب کا جائز ہے۔ اور یہ نہیں ہو سکتا ہے کہ باوجودیکہ معنی دہنی قائم رہیں مضاف ہو اور صفت
مضاف الیہ اور صفت مضاف ہو اور موصوف مضاف الیہ ہو اور مسجد الجامع و جانب الغربی صلوۃ الاولی و قبلہ
المحرق کے مسجد الوقت الجامع و جانب الکان الغربی و صلوۃ الساعۃ الاولی و قبلہ الیۃ المحرق تاویل ہو کر لیتے ہیں اور
جر قطیفہ اور احاط فیاب کے اصل قطیفہ جر۔ چادر پرانی اور ثیاب و اخلاق کثیرہ ہوانسکی ہی یہ تاویل ہے

مجوزات

۱۰

تثنیہ مرفوع لفظی

سوی جمع

اضافۃ لفظی کا حکم

کہ اول موصوفت کی گلیا اور صفت باقی رہی پر صفت کو خاص کیا کہ اس کے بعد موصوفت کو مضاف الکر بیان کیا
 کہ جزو قلیفہ پر این کے سکا قلیفہ کا جو دو اسم ہم منے مترادف ہوں اور میں اضافت جائز نہیں ہے مثلاً لیستہ
 اسید کہ اس میں کچر نامہ نہیں۔ اور سعید کہ ز جائز ہے مثلاً سعید نام مشہور ہے اور کر ز غیر مشہور سعید کہ ز یعنی وہ شخص
 کہ کر ز کا نام ہے۔ اور کل الذراہم اور عین الشے بھی جائز ہے کہ مضاف بانبست مضاف الیہ کے عام ہے اسم صحیح
 یا جابر جبری صحیح یا منکم کے طرف مضاف ہو تو یا یا ساکن ہوگی یا مفتوح یا غلامی یا غلامی یا غلامی یا غلامی۔ اور ہم
 کے آخر میں الف ہو تو ثابت رہتا ہے نحو عضائی۔ اور آخر میں یا ہو تو دونوں اقسام ہوگا مثلش مسکین تھا
 نون گرا یا کو یامین او غام کیا اور حرف اخیر او ہو تو داد کو یا کرین یا کو یامین او غام کرین اور ضم کو کسو کیا۔
 مسیحی جو مسلولی تھا۔ اور یا کے پہلے فتح ہو تو وہی دونوں اقسام ہو کر فتح قائم رہیگا مسیحی مسکین تھانوں گرا یامین
 یا او غام ہوئی اور مصطفیٰ مصطفون تھانوں گرا او کو یا کیا اور دونوں اقسام اور فتح قائم رہتا ہے۔ اسما ہست
 بکرہ مرفوع یا مجرور ہوئی آخری اور فی بلا او غام اور منصوب ہو تو آبائی اور اخائی اور فرد خمیر کثیر مضاف نہیں ہوتا
 توابع۔ ایک اسم پر ایک عامل ہو اور اس سے وہ عرب ہو اور اس کے بعد اس کی اسم ہوں کہ اوپر ہی وہی
 اعراب اوس عامل کی باعث ہوں کسی دوسرے عامل سے اول کو متبوع کہتے ہیں اور دوسرے کو تابع کہتے ہیں
 جو تابع اوس معنی پر دلالت کرے کہ متبوع کی ذات میں ہوں اس کو صفت کہتے ہیں۔ جائز فی زید العالم عالم تابع
 لغت ہو علم متبوع میں پایا جاتا ہے۔ اور میر صفت کہی ثناء و صفت کے لیے ہو۔ بسم اللہ الرحمن الرحیم اور کہی مذمت
 کے لیے ہو من الشیطان الیم اور کہی حرف تاکید کے لیے ہو نفی واحدہ وحدت نفی کی تاسے ثابت ہو واحدہ
 اس کی تاکید ہے۔ اور لغت بسم حادث سے ہوتی ہے جو معنی وصفی پر دلالت کرے رجل رجلی مرد دہلی والد رجل دہلی
 والد آدمی۔ مررت برجل آبی رجل کیسا مرد۔ بهذا الرجل ہذا موصوف برجل صفت۔ ہرید ہذا زید موصوف ہذا
 صفت۔ جوا خبرہ کر وہی صفت ہوتا ہے نہ معرفہ کی اور اوس میں ضمیر ضروری ہو موصوف کے لیے ہو رجل ابوہ قائم یہ
 صفت موصوف کی ہوتی ہے۔ اور کہی اس کے متعلق میں وہ معنی ہوتے ہیں برجل حسن غلامہ اس کا غلام حسن حال ہے
 اول و ثلث خبر میں موصوف کے مطابق ہے۔ وہ مذکر تو یہ بھی مذکر وہ مؤنث تو یہ بھی مؤنث وہ معرفہ تو یہ بھی معرفہ
 وہ بھی نکرہ تو یہ بھی نکرہ۔ وہ واحد بھی واحدہ تنہیہ تو یہ بھی تنہیہ وہ جمع تو یہ بھی جمع وہ مرفوع تو یہ بھی مرفوع۔ وہ
 منصوب تو یہ بھی منصوب وہ مجرور تو یہ بھی مجرور۔ اور ثانی رفع اور نصب اور جر اور نکرہ اور معرفہ میں موصوف
 کے مطابق ہے اور باقی باقی میں اپنے فاعل ظاہر کے موافق تذکرہ اور تانیث اور واحد و تنہیہ و جمع میں برجل قائم

اسم صحیح

اسم صحیح

صفت

صفت

حضرت سلیمان نے حضرت محمد کا طریقہ اجزا اور اعضا کا خوبی کے ساتھ بیان کیا ہوا ایسے کل کا لفظ سب اعضا پر لے لے اور
یہ بشارت بھی دی کہ دس ہزار جانوں میں ہونگے جو فتح کر کے لیے دس ہزار مہاجر ساتھ گئے تھے اس مہاجر نام
اور علیہ اور بشارت یہ بھی ایمان لائیں فہائی حدیث اہل یوں صنوں اور یہ طریقہ شامل تہذیب کے
علیہ سے حرکات و سکنات ہے علیہ الصلوٰۃ والیٰہ والرحمۃ والکرامۃ وغیرہ اللہ تعالیٰ اعلم۔

اور ضمیر مرفوع متصل کی تاکید کو یوں تو تاکید سے پہلے ضمیر مرفوع منفصل لائیں گے ضربت انت نفسک وغیرہ نفوسہ
بل اور کل غیر وہی ضمیر تاکید کرتے ہیں جاوا کلمہ ضربتک نفسک۔ بدل جس خبر کی نسبت متوجع کی طرف ہوا اور مقصود
اوس نسبت کا تابع ہو تو یہ تابع بدل ہے اور متوجع تبدیل منہ ہے اور متوجع تہید یا بیان ہوتا ہے۔ مثلاً بکر کو اپنے بھائی
کے آئینہ کا انتظار ہے جو زید ہے۔ اب بکر اگر دفعہ یہ کہہ سکے جاوا الحک تیرا بھائی آیا بسبب عدم توجہ کے کہ لطف ہوگا
تو وہ پہلے سے زید نام لیتا ہے کہ جاو زید اب بکر منکر متوجہ ہو کہ کو فسا زید اب متوجہ کر کے بولا الحک تیرا بھائی۔
دونوں سے مقصود ایک ہی ہے اسکو بدل کل کہتے ہیں۔ اور جب بدل اور تبدیل منہ کا جہر ہو تو وہ بدل بعض ہے
ضربت زید اروسہ میں شے زید کا سری سر جیتا۔ اور جب بدل تبدیل منہ کا متعلق ہو سلب زید فوہم زید لٹ گیا
اوسکے پرے گئے یہ بدل اشتعال ہے۔ اور بدل منہ ہو لے سے زبان سے نکل گیا پھر اوسکو ترک کیا اور جہر مقصود تھا
وہ کہا۔ اور یہ سب ہوتا ہے اسکو بدل غلط کہتے ہیں جاو زید خالد پہلے زید بولا گیا پھر جاوا کہ غلط ہے خالد آیا ہے
تب اوسکا نام لیا۔ اور بدل و تبدیل منہ دونو معرّفہ ہوتے ہیں اور نہ کہ یہی ہوتے ہیں اور مختلف یعنی ایک نہ کہ
اور دوسرا معرّفہ یہ جب تبدیل منہ معرّفہ اور بدل نہ کہہ ہو تو اوسکا اختصاص ضرور ہے مثلاً بالنا صیۃ ناصیۃ
کا ذبقضا طعۃ اور دونو کا ہر ہوتے ہیں اور ضمیر بھی ہوتے ہیں شمر ذقۃ یا اھم وغیرہ ایاک
اور مختلف ایک نام ہر دوسرا ضمیر ضربت زید اباہ ضربتہ زید اور بدل کل سوا ضمیر غائب کے اور کہ نہیں ہو سکتا ہے
اور باقی سب ہو سکتے ہیں بشرطیکہ نفک و اشتراقی نفسی و اعتقادی ملک و اعجاز علی و ضربتک الحار و صریح الحار
عطف بیان بسا اوقات ایک شخص کے دو نام ہوتے ایک نام اور دوسرا لقب یا کنیت۔ اور ایک نام یا لقب یا کنیت
مقبور اور دونو نہ کہ مشہور ہوتے ہیں۔ جب دوسرا نام اسلئے لاتے ہیں کہ اول اسکے شہرت سے معلوم ہو جائیگا
اسکو عطف بیان کہتے ہیں۔ اقسام باللہ جو نقص عمر عمر کے بولنے سے معلوم ہو کہ اوس شخص کون ہیں اور تبدیل منہ
جو فعال ہوتا ہے وہی بدل ہوتا ہے نہ عطف بیان میں دونو میں بھی فرق ہے انا ابن التارک البکری بشر
بکری لقب و بشر نام اگر بدل کہیں تو التارک بشر ہوگا یہ جائز نہیں ہے کہ انصار ب زید جائز نہیں ہے۔

نقد بیان
نقد بیان

حرف خطاب کے ساتھ ل بھی جمع ہوتا ہے ذلک و ہذا آخر تک جو مفید کے لیے ہو اور ذلک میں الف پڑھتے ہیں
گو لکھا نہیں جاتا ہے اور ذاقرب اور ذاک متوسط کے لیے ہے اور تاک کا نون کہنی مشدود ہوتا ہے اور تم
بفتح تاؤ تشدید و فتح میم و ہنا بضمہ کسرہ ہا و ہنا بضمہ میم و تشدید نون حرف مکان کے اشارہ کے لیے ہیں اور ہنا کے
اول میں ہا لاتے ہیں ہا ہنا اور ک آخر میں ہنا ک آخر تک اور ل بھی زیادہ ہوتا ہے ہنا ک ۔

موصول

موصول ہر زبان میں ایسے الفاظ ہیں کہ جملہ کے ساتھ ملکر کسی اور جملہ کا جزو کامل مسند اور مسند الیہ ہوتی ہیں درجہ
ایک جزو کامل نہیں ہوتے ہیں مثلاً ایسے آدمی کی صحبت میں رہو جو عقلمند ہو اور دو میں ایسے ایسا اوصل اور اوان
ان اور اوانوں کے لفظ میں گو بعض الفاظ بجائے اشارہ و ضمیر کے اردو میں مشعل ہوتے ہیں۔ اور عربی میں چند
لفظ ہیں الذی الذان الذین ذال پر فتح ہے تنبیہ الذین ذال پر کسرہ جمع کے لیے ہو اور جو کہ محتاج بغیر ہوتے ہیں
مثل حروف اس لیے بنی ہیں التي واحد مؤنث اللتین اللتان بفتح تنبیہ مؤنث۔ اللوامی الای الای القوا لا جمع
مذکر لاتی القوا لاتی جمع مؤنث اور ما عاقل اور غیر عاقل کے لیے اور من عاقل کے لیے واحد و تنبیہ و جمع و مذکر
و مؤنث کے لیے اور ائی اور ائی و دو نو معرب ہیں اور نیو طی کے بیان دو یہی اور ما استفہام کے بعد انخوا
ذا فعلت یعنی ما الذی فعلت اور الف لام جو صفات پر آتے ہیں۔ نحو الفاعل الذی فعل۔ انکو موصول کہتے ہیں
اور جو جملہ انکے ساتھ ملتا ہے اسکو صلہ کہتے ہیں۔ اور صلہ میں موصول کے لیے ضمیر ضروری ہے۔ پر وہ ضمیر اگر
مفعول ہو تو حذف ہو سکتی ہے بیسطة الرزق لمن یشاء۔ اسے لمن یشاء۔ اگر کسی جملہ میں کوئی اسم ہو خواہ
فاعل ہو یا مفعول ہو یا کوئی جزو اس جملہ کا ہو اب یہہ جانتے ہیں کہ اس اسم کو مجرہ یعنی خبر المین اور الذی کو مجرہ
یعنی مبتدا کریں تو الذی یا کوئی موصول اس جملہ کے شروع پر لائیں اور اسم کی جگہ ضمیر غائب لائیں جیسا فعل اور
موقع ہو مذکر ہو یا مؤنث تنبیہ ہو یا جمع ہو متصل ہو یا منفصل ہو بارز ہو یا مستتر جو موصول کے لیے ہو اور اس اسم
کو آخر میں جملہ کی خبر لائیں ضربت زید الذی شروع پر لائے اور ضمیر بجائے زید کے اور زید اسکی خبر الذی
ضربتہ زید الذی مع ضربتہ کے مبتدا زید اسکی خبر۔ اور جملہ فعلیہ میں فعل کے ساتھ اخبار ہو سکتا ہے فاعل جو جملہ فعلیہ ہو
فاعل وغیرہ صفت بن سکے۔ اسکو اخبار بالذی کہتے ہیں۔ افعال مع و ضم جس جملہ میں ہو اخبار بالذی نہیں ہو سکتا
کہ انکا فاعل وغیرہ صفت نہیں ہو سکتی ہے اور اس فعل پر مین اور سو ف بھی نہوا و ضمیر شان اور سو صوف
ہے صفت اور صفت بے موصوف اور اس مصدر کے لیے جو فاعل ہو بدون اسکے معمول کے اور اس ضمیر کے
جو موصول کے لیے نہوا اخبار بالذی نہیں ہو سکتا ہے اور اس اسم کے بھی نہیں ہو سکتا ہے جس میں وہ ضمیر ہے

اخبار بالذی

آئی یا دہائی آئی تو وہ زیادہ ہوتی ہے واحد و یائے واحد عشر و یائے - اور ثمان عشر اور ثمانی عشر اور ثمانی عشر
تین سو تین ہیں - اور ثلثہ سے عشر تک کے تفسیر جمع اور مجرور ہوتی ہے - اور یائے مفرد و مجرور نحو ثلثہ رجل و ثلثہ
ماچہ اور دہائیں کی تفسیر احد عشر سے تسع و تسعون تک مفرد منصوب ہوتی ہے عشر و رجل اور یائے واحد کے اور
اونسے تفسیر اور جمع کی تفسیر مفرد مجرور ہے - یائے رجل و الف رجل - اگر لفظ مونث ہو اور مراد اوس سے مذکر ہو یا لفظ
کا اعتبار کریں گے - ثلث النفس یا مراد کا اعتبار کریں گے ثلث النفس اور لفظ مذکر ہو اور مراد مونث ہو تو بھی یا لفظ کا
اعتبار کریں گے ثلثہ الشخص یا مراد کا اعتبار کریں گے ثلث الشخص نفس کا لفظ مونث شخص کا لفظ مذکر ہے - اور ضمیر مفرد
میں وحدت ہو اور علامت الف وزن اور یا وزن تفسیر پر دلالت کرتی ہے اسلئے تفسیر جلالا نامہیں ہو سکتی ہے
رجل ایک مرد سلطان رجلین دو مرد و احد رجل اشار رجل جائز نہیں ہے - اور جب ایک شخص یا ایک چیز ہو اور اس کے
ساتھ کوئی چیز بھی زیادہ کریں اسکو تفسیر کہتے ہیں اور وہ زیادہ مضمر ہے یعنی اس زیادہ تھے اوس ایک کو مثلاً
دو کر دیا یا دو کو تین کر دیا اسلئے اسکو ثانی و کو کرنے والا یا ثالثہ تین کرنے والا اور ربع چار کرنے والا علیٰ ہذا اقیات
کہتے ہیں - اور باعتبار ترتیب اور درجہ کے یہ ہوتے ہیں کہ اول اور ثانی اور ثالث وغیرہ - اور دہائی میں اول
تفسیر کرتے ہیں شمار ہو یا درجہ ہو - حادی عشر آخر تک - اس میں جزا اول معرب ہوگا اور ثانی مثنیٰ -

مذکر اور مونث - مونث کی کئی علامتیں ہیں - تا الف مقصورہ الف ممدودہ ضارۃ جلی حمراء - اور جن میں ہر علامت
کوئی نہ ہو تو وہ مذکر ہے - مونث و قسم ہے حقیقی ہے جسکے لیے حیوان نہ ہو جیسا عورت کبری گائے وغیرہ - اور
جسکے لیے نہ ہی نہ ہو یا نہ ہو حیوان نہ ہو مونث لفظی ہے مثلاً ظنہ اور اردو میں اندھیرا اندھیری منگہ منگی حب مونث
حقیقی فاعل ظاہر ہو یا مضمر ہو تو فعل مونث فعلت ہند و ہند فعلت اور ایسے ہی مونث لفظی فاعل مضمر ہوا
اور اگر ظاہر ہو تو اختیار ہو طلع الشمس طلعت الشمس فاعل ظاہر حقیقی ہو یا لفظی پر فاعل ہو تو بھی اختیار ہے جاؤ الیوم ہند جاؤ
الیوم ہند و طلع الیوم شمس طلعت الیوم شمس - اور جمع مکسر کی ضمیر الرجال جاؤ الرجال جاؤ اور جمع مذکر سالم جاؤ
الزیدون و الزیدون جاؤ الزیدون و الزیدون جاؤ - اور جمع مکسر جب ظاہر ہو تو جارت الرجال و
جاؤ الرجال کہتے ہیں - اور جمع مونث مذی العقول اور غیر ذوی العقول نحو جارات النساء و النساء جارات و جن
و نسیت الایام و الایام مضت و مضین -

مثنیٰ - اسم کے آخر میں الف و وزن اور یا وزن اسلئے زیادہ ہوتا ہے کہ ایک کے ساتھ اوس ہی کام جن میں ایک
اور زیادہ کہتے ہیں مثلاً رجلاں و زیدان و زیدین مگر تعلیل دو تا جنس کو بھی ملاتی ہے میں گنگا قمران شمس

تحریر شمس اور شمس اور قمر کے لیے۔ اور جنس سے مراد یہاں نوع ہے ایک مرد اور ایک عورت دو نوع ہیں مرد و عورت
کو رجحان یا امر و تان نہیں کہہ سکتے ہیں بوجہ ایسے نوع ہو کہ او میں ہمہ دونو شامل ہوں مثلاً شخصان مرد و عورت
کو کہہ سکتے ہیں۔ اور جن میں الف مقصورہ اور اوسکی اصل واو ہوا اوسکی اصل معلوم نہ ہو اور او میں الام بھی نہ ہو یعنی نہ
پورا فتح ہو اور نہ پورا کسر ہو اور ثانی ہی ہو تو الف واو سے بدل جائیگا نحو عصوان۔ اور اگر اصل یا ہو یا مچول
الاصل ہو اور او میں الام ہو یا تین حرف سے زیادہ ہو تو الف یا سے بدل جائیگا۔ نحو ریحان اور مشیان ریحی
اور مثنیٰ کے لیے اور مصطفیان اور جلیان۔ اور محدودہ کا ہمزہ اصل ہو تو ہمزہ قائم رہیگا نحو لؤدان اور ثانیث کے
لیے ہو تو واو ہو جائیگا محروران۔ اور ہمہ دونو نہوں توجا میں ہمہ رکبیں یا واو سے بدلین۔ کساوان کسامان۔ اور

اضافہ میں نون گر جاتا ہے اور کبھی کسی مفرد کے تاگر جاتی ہے ایمان اور رضیان۔ جمع ایک اسم میں دادونون
یا دادون مفرد میں زیادہ ہو یا مفرد میں کچھ اور تغیر کر میں اور بہت افراد اسکے ہم جنس او میں شامل ہوں اور
جمع اور جمع کہتے ہیں۔ ہمہ دو قسم ہے سالم ہے اور کسر۔ سالم مذکر اور مؤنث اور اسکے احوال بحال استعلا
سب معلوم ہو چکے ہیں۔ اور جمع کسر کے لیے قاعدہ نہیں ہے ساعت پر موقوف ہے رجال و اشخاص و اشخاص کلک
مفرد و جمع کے لیے۔ مصدر اور اسکے وزن کا ذکر ہو چکا۔ جبہ مفعول مطلق نہ ہو تو عمل کرتا ہے پھر فاعل کا مضاف ہوتا ہے
زمانہ ماضی ہو یا مضارع ہو اور مفعول منصوب ہوتا ہے ضرب زید عمرو اور اسکا مفعول اس پر مقدم نہیں ہوتا ہے
اور اسکا معمول ضمیر نہیں ہوتا ہے۔ اور فاعل حذف بھی ہوتا ہے اور مفعولات کی طرف مضاف ہوتا ہے ضرب
اللس و ضرب یوم الحجۃ و ضرب النادیب اور معرف بلام کا عمل بہت کم ہوتا ہے۔

اسم فاعل جو صیغہ کہ اسم فاعل کے لیے فعل مضارع سے اس لیے نائین کہ ایسی ذات پر دلالت کرے جو فعل کا پیداکرنی والا
ہو اسکو اسم فاعل کہتے ہیں اور اسکے بنانے اور وزن کا ذکر ہو چکا ہے۔ اور جیسا فعل عمل کرتا ہے وہ بھی عمل کرتا ہے
اور او میں معنی مضارع کے ہیں۔ حال استقبال اور یہ مبتدا کی خبر ہو زید مبارک ابوہ عمرو یا فاعل ہو یا الفاعل
ابوہ عمرو یا ہمزہ استفہام یا حرف نفی اس سے پہلے ہو انایم وزید و ما قائم زید۔ اسم فاعل کے مائل ہونے کی
بھی شرطیں ہیں اسکو اعتماد کہتے ہیں۔ اور جب زمانہ ماضی ہو تو مفعول کی طرف مضاف باضافہ منشی ہوتا ہے
زید مبارک عمرو اس کل زید نے عمرو کو مارا تھا۔ اور سوار اس مفعول کے کہ جسکا وہ مضاف ہے اور کوئی بھی فعل
ہو تو وہ فعل مفعول مفعول ہوگا زید مطلق عمرو اور اسے مطلقہ اور ہوا اور معرف بلام میں سب زمانہ برابر ہیں نحو
جاء الفصاریہ ابوہ الان و عمرو اس۔ اور جتنے صیغہ مبالغہ کے ہیں سب ایسا ہی عمل کرتے ہیں۔ ضرب و غیرہ۔

جمع

مصدر

اسم فاعل

اور ادس کا شیعہ اور جمع ہی بھی عمل کرتے ہیں۔ اور نون تنقید و جمع اصناف پر گرتا ہے۔

اسم

اسم مفعول جس سے پہلے بکرا جائے کہ فعل فاعل کسی پر واقع ہوا ہے اور اس کو اسم مفعول کہتے ہیں اور صیغہ اور سکرٹ میں بیان ہو چکے ہیں اور جس طرح اور جس شرط اعتماد اور زمانہ پر اسم فاعل عمل کرتا ہے یہ بھی اسی طرح عمل کرتا ہے اور مثالیں دی ہیں اور بکرا کے فعل کے مفعول پر کہا جائے۔

سنة

صفت مشبہ فعل لازمی سے مشتق ہوتا ہے اور اس ذات پر دلالت کرتا ہے کہ اوہین وہ معنی بقہار فطرت کے
موجود ہوں مثلاً حسن حسن و الاکرم کرم دالا اور اونکے وزن مقرر نہیں ہیں سماعی ہیں۔ اور یہ صفت مشبہ
تثانی مجرد سے بنتا ہے اور جیسا اسکا فعل عمل کرتا ہے یہ بھی عمل کرتا ہے۔ اور یہ صفت یا معرفت بلام ہو یا مکرر
اول کا معمول یا مضاف ہو یا مضاف الیہ ہو اور معمول یا مرفوع ہو یا منصوب ہو اگر صفت معرفت ہو تو مفعول و در تہنیز
اور مجرد و بنیاد اضافت۔ اور تثانی کا معمول بھی ایسا ہی ہوگا۔ اور اسکے اقسام احسن حسن و قبیح و مختلف و مختلف و کما بنا

[illegible]

احسن ۲ قبیح ۳ منفی ۴ مختلف غیرا - ۱۰ - صورت کی یہ تقسیم ہوئی ہے -

قاعدہ یہ ہے کہ جب فاعل اپنے معمول مرفوع ہوگا تو صفت میں ضمیر ہوگی کہ اس کا معمول اس کا فاعل ہے۔ اور اس وقت مثل فعل تشبیہ و جمع نہیں ہو سکتی ہے۔ اور جب معمول منصوب اور مجرور ہوگا تو صفت میں ضمیر ہوگی جو مجرور کے لیے ہو اور جیسا مرج ضمیر ہوگا ویسا صفت ہو سکے گی مگر ہو تو مکرر ہوگا ہو تو مؤنث تشبیہ ہو تو مؤنث جمع ہو تو جمع اول کی مثالیں گزریں دویم بند حسنہ و جہریم ہندان حسان و جہا چہارم ہندان حسان و جہریم و حسن و جہا۔ اور فعل لازمی کا فاعل اور فعل متعدی مہول کا۔ مفعول بالم اسم فاعل کہ وہ بجائے فاعل کے ہو مثل اس صفتہ مشبہ کے ہو زید قائم الالب و مضروب الالب۔

۱۰

اسم اعلیٰ تفصیل اسکے صفیوں کا ذکر اوپر ہو چکا ہے۔ فعل دو قسم ہے ایک صرف فعل اور جب اس میں زیادتی کریں تو فعل مع زیادت ہوگا۔ دویم فعل اور بہت زیادت سب ملکر ایک ہی فعل ہے تو فاعل یا تو قسم اول پر دلالت کرتا ہے یا ثانی پر اس کو اعلیٰ تفصیل کہتے ہیں اور مزید وغیرہ کے مصدر کو فشد یا کبر کے یا جو مقصود ہو تیز ڈالتے ہیں اشد استعجابا کبر خلفا اکثر علما۔ اور جس فعل کے معنی عیب کے ہوں یا رنگ کے ہوں اس کا بھی یہی حکم ہے اشد حادۃ و غلب سواد اور فاعل کے لیے ہوتا ہے اور کبھی مفعول کے لیے بھی اعذر بہت معذور اور میر یا تو باضافہ ہے زید افضل الناس یا من کے ساتھ ہے زید افضل من عمرو یا معرف بلام ہے زید لا افضل من سب سے خالی ہو سکتا ہے اور نہ دو جمع ہو سکتے ہیں۔ مگر جب زیادتی اور میں محصور ہو تو کچھ حاجت نہیں اللہ اکبر اب مفضل علیہ کیا حاجت ہے۔ اور شرط اضافہ یہ ہے کہ مفضل اور مفضل علیہ ایک شے ہوں زید افضل الناس زید ہی انسان ہے اور مفضل علیہ ہی انسان ہے تو یوسف احسن اخوتہ جائز نہیں کیونکہ مفضل علیہ پر بھائی ہونے کا اطلاق ہوتا ہے ویسا ہی یوسف پر بھی اطلاق ہونا چاہیے اور یہ نہیں ہو سکتا ہے کہ یوسف اپنے آپ ہی بھائی ہو بلکہ دوسرے کی نسبت بھائی ہوتا ہے جیسا وہاں تھا کہ خود ہی انسان تھا جیسا مفضل علیہ انسان تھے۔ اور جب مقصود یہ ہو کہ نسبت علیہ الیم کے سب خلق میں یوسف صاحب حسن ہے تو جائز ہے کہ اب مفضل علیہ صفات الیم ہوئے اس صفت کو اضافت تزیین کے لیے کہتے ہیں۔ قسم اول میں مفضل مکرر ہو یا مؤنث یا تشبیہ و جمع پر اعلیٰ مفرد ہی رہتا ہے زید و زیدان و زیدون و ہند و ہندان و ہندان افضل الناس اور مطابقت بھی جائز ہے زید افضل الناس زیدان افضل الناس زیدون افضل الناس ہند افضل الناس ہندان افضل الناس و ہندان افضل الناس۔ اور قسم ثانی معرف بلام میں مطابقت ضرور ہے۔ اور قسم ثالث جو من کے ساتھ ہے اور میں صرف اعلیٰ رہتا ہے مطابقت ضرور نہیں ہے

اور اس کے لیے ناعل ظاہر نہیں ہوتا ہے اور مغفول بہی ظاہر نہیں ہوتا ہے۔ اگرچہ ترغل مقدر ہوتا ہے جو علم
من یصل عن سبیلہ سے ہوا علم من کل احد یعلم من یصل عن سبیلہ۔ اور سوا اسکے اور منصوبات کا عامل نہیں
اور اسم تفضیل ناعل ظاہر میں اس شرط پر عمل کر سکتا ہے۔ ایک نعل منفی کا ایک مغفول موصوف ہوا اور اسم تفضیل
اسکی صفت ہوا اور ایک شے ایسی ہو کہ اس مغفول سے بھی متعلق ہوا اور اس کے ساتھ بھی متعلق ہو تو یہ شے اس
اعتبار سے کہ اس مغفول سے متعلق ہے مغفول علیہ ہے اور اس اعتبار سے کہ اس کے ساتھ ہے مغفول ہے تو یہ
شے اس اسم تفضیل کی ناعل ہو سکتی ہے نحو نارایت رجلا حسن فی عینہ اکمل منہ فی عین زید میں نے کوئی
آدمی ایسا نہیں دیکھا کہ اس کے انکھ کا سرمہ زید کی انکھ کے سرمہ سے بہتر ہو تو اکمل حسن کا ناعل ہوا۔ اور مررت
علی وادی السباع دلا اری کو ردی السباع میں نظم وادیا اقل بہ ركب اذہ تأیہ واخوف الاما دتی اث ساریا
یعنی وادی السباع سے اندھیرے میں کوئی وادی میں ایسا نہیں دیکھتا ہوں کہ اس میں سوار بہت کم ہوں
بنیت اس وادی سباع کے اور بہت خوف ناک ہو پر جبکہ اللہ تعالیٰ بچائے فقط۔

متفرقات۔ سوا ناعل اور مغفول ہر کے جملہ منصوبات اور جملہ مجزوات کو مع چار ظروف متعلق کہتے ہیں۔ ظرف
دو قسم ہے طرف نمودہ ہے کہ جس چیز کے ساتھ اور کوئی چیز متعلق ہو تو یہ دوسری چیز امر خارج ہوگی اور طرف مستقر
وہ ہے کہ وہ چیز اول چیز کے ساتھ جزئیت رکھتا ہو جیسا اغل تفضیل کے فعل کی بحث گذری۔ کوئی کتاب الہدی
میں ان زیادہ ہے اصل کلام مذی ہے پر اسکی کوئی دلیل نہیں ہے اور نہ ایسا کہیں دیکھا گیا۔ ذوال اصل خود
کثرت استعمال سے خود ہوا اور جمع خود اور خودی ہے اور تنہی خودی خود ہے۔ ذات کا فذ مؤنث کر لیے ہے
اور یہ لازم الف ہے موصوف پر کچھ ہی اعراب ہو۔ سبیل نہ کر ہے داغما بسبیل مقیم۔ اور مؤنث ہے کم مقصد

عن سبیل اللہ یعنی ہوتا ہے۔ سوا مؤنث ہے اذ السماء الشفت فکرمی ہے۔ انما منقطرہ۔

اسم کا خاصہ۔ خاصہ وہ ہے کہ ایک میں پایا جائے اور دوسرے میں نہ پایا جائے۔ ایک خاصہ یہ ہے کہ اوپر ان
آہے اسکا لفظ لام تعریف کہتے ہیں الرجل۔ اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے دربار میں عجمی آئے اور انہیں
اور ام بشار بولے تو حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہی فرمایا ایس میں اصیرنی اصصفا اصصباہم
لوام حرف تعریف عربی نہیں ہو سکتا ہے۔ اور اول میں حرف جر اور آخر میں خبر ہوتا ہے۔ اور آخر میں تو ہیں

ہوتے ہیں اور مضان ہی ہوتا ہے اور مضان الیہ ہی اور مستند الیہ ہوتا ہے۔ حرف استئذان کے بعد جب
ہو تو زیادہ ہو سکتی ہے الا ولھا کتاب معلوہ عساکی جمع میں ہے کہسرتین اور مضیئم۔

موجب میں عورتوں کے نام پر وزن فعال کا سلام ہونے میں اور نہیں دو قسم میں ایک کے آخر میں رہا ہوتا ہے کہ
 فوائد الراء کہتے ہیں اور باقی بے آہ میں۔ اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اور دو سبب غیر خرف اور نہیں سبب سے یعنی ہوتا ہے فیروزہ خضار
 و تار نبی میں علم اور ثانیث دو سبب ہیں سبب ثالث عدل فرض کیا گیا کہ اصل ناجتہ و حاضرتہ تھا اور انہیں غیر ذوات
 الراء کو بھی قیاس کیا گیا مثلاً نظام و غلاب بحدل تقدیر ہے۔ اسود اور ارقم اسلیے منصرف ہیں کہ علم ہے اور وزن فعل
 اور وصف اصلی ہونا شرط ہے اور جب نکرہ ہوا تو صرف وزن فعل رہ گیا اس لیے منصرف ہو گئی تو اب یہ کہتے ہیں کہ
 جیسا اس وقت وصف اصلی شرط کیا گیا ہے چاہیے کہ قائم بفتح تاء یا کسرہ تا میں صفت ہے تو باعتبار علم کے یہ بھی منصرف
 ہونا چاہیے جواب یہ ہے کہ وصف اور علم دونوں باہم ضد ہیں کہ وصف مستلزم عموم ہے اور علم مستلزم خصوص ہے ایک
 حکم میں جمع نہیں ہو سکتے ہیں کہ ان دونوں کے سبب قائم غیر منصرف ہو جائے اور اسود میں غیر منصرف ہونے کا
 سبب علم اور وزن فعل اور یہ بات کہ وہ باعتبار اصل وضع کے وصف ہے غیر منصرف ہونے کی علت نہیں ہے صرف
 شرط ہے۔ غیر اپنے معانی الیہ کے ساتھ ہمیشہ نکرہ کی صفت ہوتا ہے قلم اجماعی و مضمون۔ اسلیے غیر معنی
 معانی الیہ کے متضاد نہیں ہو سکتے مگر جب محصور و معلوم ہو مثلاً غیر المنصرف بتدایہ اسلیے کہ قسم ثالث منصرف ہے تو
 یہ دونوں قسم محصور و معلوم ہیں۔ اور معطوف و معطوف علیہ کے درمیان جملہ بھی آتا ہے جس کا حکم اور ہوتا ہے۔
 فاعضوا وجہ حکم و ایدیکم الی اللہ الموفق و امسوا برؤوسکم و ان جملکم الی اللعین ارجکم عطف ہے
 و جرم پر اور درمیان انکے و امسوا برؤوسکم حکم جدید ہے۔ اور لکن المرءین فی العلم منهم و المؤمنون یؤمنون
 یا انزل لیک و ما انزل من قلمک و المقیمین الصلوات و المؤمنون الزکوة و المقیمین کا و بمعنی مع ہے
 معقول مع ہے اور اقبل اور ابعد معطوف اور معطوف علیہ میں گو مفسرین کے اقوال بہت ہیں۔ اور معطوف علیہ اکثر حذف
 ہوتا ہے رہنا و ثقل و دعا۔ اور معطوف مقدم ہوتا ہے علیہ و رحمۃ اللہ علیہ۔ اکثر ذوات کا لفظ زیادہ ہوتا ہے
 و اصلہ ذات بیکم ضمیمہ لفظ کی تابع ہوتی ہے نہ مقصور و مراوی قالی التجیین من امر اللہ و حمت
 اللہ و رکاتہ علیکم اهل البیت انہ حمید مجید علیکم خطاب اہل بیت کے لیے ہوا اور وہ حضرت ابراہیم کی
 زوجہ میں علیہم السلام و اقمین الصلوات و اتین الزکوة و اطعن اللہ و رسوله و اما یرب اللہ لیت
 عنکم الرجس اهل البیت و یہ کہ قطر میرا و اذکرن ما یتلے فی بیوتک من آیات اللہ
 انک سات و مع خطاب ارجو کو اہل بیت ہیں۔ اور کہیں مراد بھی مرج ہوتا ہے خلاف ظاہر لفظ کے۔
 و ابیت الی رایت احد عشر کائنا و الشمس و القمر را بہم علی صاحبہن نظام بر مرج ما یتیم

کوئی شخص الزم کرتے ہیں۔ ضمیر واحد متغیہ و جمع ہ و ہادیم کی آ کے باقبل فتح ہو یا ضمیر ہو تو وہ بھی مضموم ہوتی آ
اور اد کے باقبل الف ہو یا واد ہو تو بھی یہی حکم ہے۔ اور حجب او کے باقبل کسرہ ہو یا یا ساکن ہو تو او سپر
کسرہ ہوتا ہے گو کہی ضمیر بھی ہوتا ہے (جما عہد علیہ اللہ۔ اور کہی یہ ضمیر ساکن ہوتی ہے ارجہ و اخلا
والبعث فی المداہن حاشائیں۔ اس بشارت میں سیلان علیہ السلام نے فرمایا ہے کہ اوس مروج کے ساتھ
وس ہزار بیدل ہو گئے تیرہ اس حدیث میں ثابت ہے۔ باب غزوة الفتح فی رمضان ثنا عبد اللہ بن یوسف
ثنا اللیث حدثنی عقیل عن ابن شناب قال اخبرنی عبید اللہ بن عبد اللہ ابن عقیبة ان ابن عباس اخبرہ ان
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم غزا غزوة الفتح فی رمضان قال وسعدت ابن السیب بقول مثل ذلك عن عبید اللہ
بن عبد اللہ اخبرنی ان ابن عباس قال صام رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حتی اذا بلغ الکدیہ الماء الذی بین دزیر
و مستقان اقطر ثم نزل فقط احس النسخ النسخ ثنا محمد قال ثنا عبد الرزاق اناسم اخبرنی الزہری عن عبید اللہ بن عبد
اللہ عن عباس بن مالک عن عبد اللہ بن مسعود عن عمر بن الخطاب عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم خرج فی رمضان و معہ عتقہ الاف الی آخرہ۔ بخاری شریف۔

بن عباس ان مہی سنی فقید کے نام سے بھی درج ہے۔
کونی فعل اول کو عمل دیتے ہیں نہ فعل ثانی کو اور اس پر امر القیس کا یہ شعر دلیل ملے ہیں کہ کافی کا فاعل قلیل
ہے اور لم المطلب کا اوپر عمل نہوا۔ اب بصرون کا جواب یہ ہے کہ اس میں اوامعشت اور قلب مال ایک شے ہو
اس سے معنی ناسد ہوتے ہیں کیونکہ سعی جو مصرع اول میں ہے اور مطلب جو مصرع ثانی میں ہے دونوں کے ایک حصے
میں تو منسے یہ ہوئے کہ اگر عین اولیٰ معیشہ کے لیے سعی کرتا تو محکو قلیل مال کافی ہوتا اور میں قلیل مال طلب بھی کرتا
تو ان دونوں میں منافات ثابت ہوئے اور فساد واقع ہوا۔ بلکہ بدلیل شعر ثانی ہم المطلب کا مفعول مخذوف ہو بیٹھے
اگر عین اولیٰ معیشہ کے لیے سعی کرتا تو قلیل مال کافی ہو جاتا اور مجد اور عزت کے بھی نہ طلب کرتا مگر میں تو
مجھ کو مثل کے لیے سعی کرتا رہتا ہوں کہ مجھ جیسے مجدد مثل حاصل کیا کرتے ہیں اب وہ شعر بیان لکھ چائے ہیں

ولما اغا السعي لآخر في امهته مكفالى
ومكنا السعي لمجد منى شل

یہاں ایک حکم مرفوع منقول ہے اور بجائے سخن کو ناہمگیر حکم منصوب متصل ہوتی ہے نوٹ کر اور کسی اور کو

علی و اشفاق نہیں ہے اس لیے منصرف ہے۔ شرط جمع کی تکرار آخر میں تا نہو مثلاً فراز منصرف ہے اور صفا جبراس لیے
 غیر منصرف ہے کہ اذ ان جمع پر بسبب فلان اور بڑے بیٹ بوسنے کے حمل کیا گیا اور سراویل یا عجم ہے یا سردالہ
 کی تکی سے اس لیے غیر منصرف ہے۔ اور ترکیب میں شرط یہ ہے کہ اضافت ہو اور زائد اس کی ترکیب ہو۔ اور علت
 بھی شرط ہے۔ اور اس کے ان بننے وصف کے عین میں اور بسبب وزن فعل اور الف و ذن زائد کے غیر منصرف
 ہیں اگر ان کو علم کر لیں تو ہر جگہ کہ وصف کا تعلق ہو گا کہ علم اور وصف دونوں جمع نہیں ہو سکتے ہیں اور بسبب علم اور
 وزن فعل کے واسطے و ذن زائد کے غیر منصرف ہوتے ہیں اب اگر ان کو پہر کر لیں۔ یا نام سیوید اور منصرف
 اصلی کا پہرا تکرار کر لیتے ہیں۔ اور بسبب علت۔ رائی تکرار کرتا اور بدستور غیر منصرف رکھتے ہیں۔ اور اب اس میں تکرار
 جو ان کے شاعرین فرماتے ہیں کہ وصف اصلی جو بسبب علت سے زائل ہو چکا تھا پر عائد نہیں ہو سکتا ہے
 صرف ایک سبب جو باقی رہ گیا اس سے غیر منصرف نہیں ہو سکتا ہے منصرف ہو جائیگا۔ اور ام سیوید اس
 وقت وہ علم کا اعتبار نہیں کرتے ہیں کہ علم ہی ہے۔ جو وہ بلکہ بعد زوال علم اعتبار کرتے ہیں تا اگر کوئی یہ اعتراض
 کرے کہ ام نے علم کے ساتھ وصف کا بھی اعتبار کیا تھا جو بعد علم پہلا ہو۔ اور غیر منصرف ہونے کا سبب پڑا
 تو چاہیے کہ عالم ہی غیر منصرف نہ ہو کہ علم اور وصف اصلی موجود ہے تو براغراض جمع نہیں ہے کیونکہ ام موجود
 اصلی کا اعتبار کرتے ہیں اور سوائت نہیں کرتے ہیں کہ علم موجود ہے بلکہ اس کے زوال کے بعد کہتے ہیں اس لیے
 اعتبار متقاوینے وصف و علم لازم نہیں ہے۔ اور مفعول بکا فعل غیر جارح حذف ہوتا ہے اول ماعی امر و فاعل
 اسے اتکرار سے اس شخص کو جوڑ دے جبکہ مار رہا ہو تو اس ترجمہ پر اثر گٹ محذوف ہے اور وانقوا خیراً
 لکھ دینے تکلیف سے باز آد کیونکہ یہ حکم یہ باذنا بہتر ہوگا تمہارے لیے اور اہلاد ہوا مسافر جو سفر سے اپنے
 گھر آیا اور کہتے ہیں ائیت ایلان اپنے اہل میں آیا۔ اور تین باقی اس کا حذف فعل ہے مادی اور مضروب
 علی شرط تفسیر اور تفسیر اس کی بحث کتاب میں ہر تفسیر ہے۔

قال الله تعالى ذوقوا عذابكم وللبس على الله تعالى فوق فليس فوقه علم۔ ربنا اغفر لي
 ولوالدي ولجميع المسلمين وصلى الله على سيدنا محمد
 والذی هو سید المرسلین وسیدنا محمد علیہ وآلہ واصحابہ اکرام العظیم

منصرف

وصف صرف ہو گا

فعلی

بسم اللہ الرحمن الرحیم

حرف کی بحث

جیسا ہر زبان میں چند الفاظ ہیں کہ ربط کے لیے ہر کلام میں پڑے جاتے ہیں مثلاً اردو میں زیر سی یا یہاں تک
 اور سپر۔ اور اس کے اوپر ہی اس لیے آیا آیا ہے نہیں نہ آیا اور (محدہ کامل نہیں ہے) تم آؤ جاتا ہوں جاؤ
 جاتے ہیں جائینگے۔ گھر میں ہے گھر لگا اندر ہی گھر کے پیچ ہے۔ کتاب او سکی ہے گھر او سکا ہے۔ یہ بہت ہے
 یوں ہی کیوں ہی مان ہی۔ آیا تھا آئی تھی۔ زبان عرب میں بھی الفاظ ہیں جو ربط کے لیے بولے جاتے ہیں
 اگر میرے الفاظ نہ بولے جاتے تو ربط ہونا کلام کا اور کلام سے فائدہ حاصل نہ ہوتا جو بی ظاہر ہے۔

حروف جز۔ ہر کینچ لائے کو کہتے ہیں ایک امر کو کسی کے ساتھ ربط دیتے ہیں اس لیے انکو حرف کہتے ہیں اور
 انکے عمل سے آخر اسم پر زیر ہوتا ہے اور سکو بھی کہتے ہیں۔

میں کسی چیز اور کسی کام کے آغاز کے لیے ہے جو تہی سے تعبیر ہوتا ہے مثلاً میں دہلی۔ دہلی سے چلا میں اوفیل
 کی بحث سے پڑا تو چلنے اور پڑ بننے کی ابتدا کا بیان ہوا جو دہلی اور فیل کی بحث ہے وصمت ضن یو ہ
 الجمعۃ روزہ کی آغاز جمعہ ہے یعنی یہ ابتدا مکان کی ہو یا زمانہ کی ہو۔ اگر کسی چیز میں ابہام ہو تو اس کے
 بیان کے لیے ہی ہوتا ہے اگر جس ناپاکی ترا سکا بیان ناپاکی میں الاذنان سے کیا گیا کہ وہ بہت ہیں۔ اور خبر
 اور بعض کے لیے ہی ہے جسکا ترجمہ کہ ہے اخذت من الدار احمد میں نے کچھ درم لیے من۔ اور کلام غیر موجب
 میں زیادہ ہوتا ہے ما جاء من احد کوئی نہیں آیا اهل جاء من احد کیا کوئی آیا ہے علامت زیادہ کی
 یہ ہے کہ اسکو حذف کرویں تو عبارت اور معنی میں کچھ غلطی نہ ہو مثلاً ما جاء من احد۔ دھل جاوٹ احد
 احد فاعل فعل ہے سنی دہ ہی آئے وقت کان من مطر یعنی کلام موجب نہیں زیادہ نہیں ہے بلکہ معنی میں
 کہ بارش ہوئی تو بعض کے لیے ہوا۔ جیسا میں ابتدا کے لیے ہر الی اشتاک کے لیے ہے جو تک سے تعبیر ہوتا ہے مکان
 کا زمانہ ہو محال دہلی۔ دہلی تک گیا۔ دال جمعہ جمعہ تک روزہ رکھا اور کہیں مع کے لیے ہوا ہے بخلاف ناکلوا
 مواضع الی اموالکم انکے ال لیے ال کے ساتھ نہ کہا دے تھے ہی یا سامی ہو گا لی ہے اور یہ تعبیر پر نہیں
 آئے۔ فی جبرہ حرف آئے خود کسی کا طرف ہوتا ہے نحو الما دنی اکوزہ کو زہ میں پانی ہے والنہاء فی اوصاف
 راستی میں مات متی ہے اور کہیں علی کے معنی میں ہی آتا ہے نوکلا صیبتکم فی حدیج النخل
 کہے ٹالوں پر شکا دون کا۔

ضم حذف ہے۔ زید واللہ قائم یا زید قائم واللہ۔

عن اسلئے جو کہ کوئی چیز کسی میں سے نکل چکا یا زائل ہو جائے ریت السهم عن القوس تیر کو کان سے نکال دیا اور
خسے پر چا پو نیچے اور ادیت عن الدین اس سے دین زائل ہو گیا۔

عنی کسی پر کوئی چیز ہونا نحو زید علی الفرس زید گھوڑے پر ہے وعلیہ الدین قرض اور سپر ہے اور کہی ان دونوں پر
آگاہ توار کو کام کہتے ہیں نحو من عن مینی من بجانب یعنی اور من علیہ من فوقہ عن یعنی جانب اور علی
یعنی فوق ہوا۔

کتاب اسلئے ہے کہ دو چیز دن کو مشابہ کر کے نحو زید کلا سد زید شیر کے مانند ہے زید شیر جیسا ہے۔ اور جب
کوئی حرف آدے تو اس کو اسم بننے مثل کہیں گے نحو یفعل عن کالبر والنعم عن مثل البرادر یہ ضمیر پر نہیں آتا
مگر کہی گاہت اور گانا بولتے ہیں۔ غذا در منذ زمان یعنی کے شروع پر دلالت کرتے ہیں نحو مارا تہذا منذ
شروع یعنی سے میں نے اس کو نہیں دیکھا اور کل زمانہ میں مراد ہوتا ہے نحو مارا تہذا منذ شروع میں نے اس کو
میں نہ بہر سے نہیں دیکھا حاشا و خدا و عدا یہاں مستثنا کے لیے ہے۔ جاء القوم حاشا و خدا و عدا زید سو کے زید کے
سب آئے اور مستثنا و میں ان کا ذکر آیا ہے اور ان کے بعد اگر منصوب ہو تو یہ فعل ہوں گے۔
جاء القوم حاشا زید اداہ قوم کہ زید کو اپنے سے دور یا جدا کر دیا آتی تھی۔

کان

درند

حاشا خدا

موت شیر افضل

ان کو زید و خدا

حروف مشبہ بالفعل اس لیے کہتے ہیں کہ مثل فعل ثلاثی رباعی فاعلی میں اور ان کے معنی فعل کے ہیں ان
ان یعنی حقیقت اور لکن بمعنی استثناء اور کان بمعنی تہذیب و تہذیب و تہذیب
میں و ان معنویہ کے متب کلام کے شروع پر آتے ہیں اور ان ایک کلام کے بعد اور وہ سرے کلام کے شروع
پر ہوتا ہے کہ یہ کلام مفرد ہو کہ کلام اول کا معمول ہوتا ہے جب اس کے ساتھ ما کا و ہو تو فعل باطل ہوتا ہے تو اس
وقت فعل پر اعلیٰ ہو سکتے ہیں نحو انما زید قائم و انما قائم زید ان سے جو کہ کے معنی ثابت اور تحقق ہونے میں
ان زید قائم ثابت ہے کہ قائم ہے اور قول کے بعد جہ ہوتا ہے اسے اور ان ہوتا ہے قال زید ان جہ
قائم زید نے یہ بات کہی کہ جہ کہ ہے اور معمول ہی جہ ہوتا ہے اسلئے اور جہ ہی ان آتا ہے نحو انما زید
ان یاہ قائم ہے یہاں وہ آگاہ ہے کہ اس کا ایک کرا ہے اور جب وہ جہ کا ایک جہ ہو سکتا ہے کہ انما زید قائم
ہو یا جہ ہو یا مصنف اللہ ہو ان کے بعد جہ ہوتا ہے انما زید قائم ہو یا جہ ہو یا مصنف اللہ ہو ان کے بعد جہ ہوتا ہے
ان زید شاعر ان کی زبان سے یہ کہ زید شاعر ہے انما زید شاعر ہے انما زید شاعر ہے انما زید شاعر ہے

کوئی عضو زیادہ عزیز ہے مثلاً آنکھ اور کوی عزیز نہیں مثلاً ناس و بال اور کوی ایسا فضل واقع ہوتا ہے کہ جسکی
 انتہا اور تمام اس جزا علی یا دنی پر ہوتی ہے تو اس انتہا اور تمامی کے لیے یہ حرف وضع ہوا ہے تو
 جارا القوم حتی الملك اس قوم کے سب لوگ آگئے اب کون باقی رہا۔ بارشاد تک تو آگئے جارا العسکر کم حتی
 الفکر و اسرار الشکر آگیا اب کسکا انتظار رہا ستاکم تو آگیا۔ اور اما ام۔ جب متکلم کو معلوم ہو کہ یہ فعل ان
 کو شخصوں میں سے ایک نے کہا یا ان دو چیزوں میں سے ایک چیز ہے تو اسکے متعین کرنے کے لیے یہ حرف
 وضع ہوئے ہیں جو جارا زید اور عمرو زید آیا ہے یا عمرو مخاطب نے کہد یا مثلاً زید تو زید متعین ہو گیا اور تاکہ کے
 ساتھ لاتا ضرور ہے جو جارا زید و اما عمرو اور کوی اوہی ہوتا ہے۔ جو جارا زید اور عمرو۔ اور ام دو قسم ہے
 متصل ہے کہ ایک امر کے ساتھ ہمزہ استفہام لا ہوا ہوتا ہے جو زید بخندگ ام عمرو تو بالضرور مثلاً زید ہوا ہے
 اور ام منقطعہ کے ساتھ ہمزہ نہیں ہوتا ہے خواہ لابل یہہ ریور اونٹ کا ہے پہلے زیہ کہہ کیا کہ یہہ ریور اور ہونٹ کا
 ہے۔ جب معلوم ہو کہ نہیں ہے اس سے اعراض کیا اور کہا ام شاة بکرہ بکری کا ریڑ ہے۔ اول کو متصل
 اسلئے کہتے ہیں کہ دونوں متکلم کے نزدیک مساوی اور دونوں کلام مستقل ہیں اور ثانیہ کو منقطعہ و منقطعہ
 اسلئے کہتے ہیں کہ کلام اول سے انقطاع ہوتا ہے۔ تاکہ پہلے جو اسم ہوا اسکے لیے حکم ثابت ہوتا ہے نہ
 اول کے بعد کے لیے جارا زید لا عمرو زید آیا ہے نہ عمرو بل حکم جو پہلے ایک کے لیے ثابت ہوا اس سے قطع
 کر کے ثانی کے لیے ثابت کرتے ہیں جارا زید بل عمرو پہلے ثابت گیا کہ زید آیا یہ معلوم ہوا کہ وہ نہیں
 بلکہ عمرو آیا ہے۔ لکن نفی کے ساتھ استعمال ہوتا ہے اول سے حکم قطع کر کے ثانی کے لیے ثابت کرنا
 خواہ نام زید لکن عمرو زید نہیں کہڑا ہے مگر عمرو کہڑا ہے۔

حروف التثنیہ تنبیہ اور گاہی کے لیے ہوتے ہیں خواہ لاد و ما و زید قائم۔ آگاہ ہو خبردار ہو سننا
 دیکھ لے کہ زید کہڑا ہوا ہے اور یہ حروف شروع جملہ پر آتے ہیں۔

حروف النداء ان کا بیان منادی کی بحث میں گذرا۔ یا آیا یا ہائی و ہمزہ۔
 حروف الاستیجاب سوال کے جواب میں نعم بولتے ہیں و زید قائم کیا زید کہڑا ہے کہانم۔ ہاں۔
 سوال ثابت ہوا نفی ہو لم نعم زید کیا زید کہڑا نہیں ہے کہانم ہاں۔ اور سوال نفی کے جواب میں ہاں
 کہانم آگاہی کہستم برکم میں کیا تمہارا رب نہیں ہون بولے ہاں ہاں ہے۔ اسی قسم کے ساتھ آتا ہے
 استفہام کے بعد اثبات کے لیے ہوتا ہے اور قسم رب اور اللہ اور تعوی کے ساتھ ہوتی ہے اور

لفظ قسم مذکور نہیں ہوتا ہے۔ اہل فیریم پر فتح ہو یا کسہ ہوا اور نہ زیر اور ان تین کے قہرین کے لیے ہوتے ہیں خواہ تاک زید۔ تیرے یہاں زید آیا کہلا اہل ان آیا استغوام ہوتا ہو۔

حرف الزیادۃ یعنی وہ حرف کہ اپنی جگہ میں فائدہ بخشے میں کہیں کسی کلام میں زیادہ ہوتے ہیں جیسے کو کون حرف میں جو زینت کلام اور کسی اور امر کے لیے زیادہ ہوتے ہیں اور علامت زیادہ ہونے کی یہ ہے کہ او کو دور کریں تو جوازیت اور معنی میں کچھ خلل نہوے۔ ان مانا فیر کے بعد زیادہ ہوتا ہے خواہ ان رایت زید اسے مارایت زید اور با مصدریہ اور لٹا کے ساتھ بہت کم زیادہ ہوتا ہے خواہ متظرفی مانن جلس الامر جب تک سرکار تشریف رکھیں ہیرا انتظار کرنا یعنی سرکار کے تشریف رکھنے تک۔ و نحوہ لان

قام زید وقت جب زید کھڑا ہو گا کھڑا ہو گا۔ ان لا شرط کے ساتھ زیادہ ہوتا ہے فلان جاء البشیر اور قسم اور لڑکے درمیان والشدان لو قام زید وقت اور کاف جارہ کے ساتھ بہت کم زیادہ ہوتا ہے۔

نحو کان غلیبہ قطو الی ناصر اسلم مانند ایک ہرن کے کہ متوجہ ہوا طرف ہرے درخت کیلئے کے۔ اور ما اذا کے ساتھ زیادہ ہوتا ہے اذا ما تخرج اخرج اور متے کے ساتھ نحو متے ما تخرج وخرج اور امی کے ساتھ خواہ یا ما تخرج اور این کے ساتھ خواہ یا جلس جلس اور ب کے ساتھ فمارقہ اور من کے ساتھ علیا اسم اور عین کے ساتھ عاقیل اور امی مضاف کے ساتھ خواہ یا لا طین۔ لافنی کے بعد او عاطفہ کے ساتھ زیادہ ہوتا ہے

ما جاءنی زید ولا عمر و ہر نفی فطی ہے اور یا معنی ہو غیر المقصود علیہم ولا الضالین۔ اور مصدر

کے بعد ان لا التجد اے ان شجر اور قسم کے اول الا قسم بهذا البلد۔ اور کسی مضاف کے بعد زیادہ

ہونا بہت کم ہے اور من اور با اور لام کا ذکر ادبر گذرا۔ و حرف تفسیر ان مذ کے ساتھ نحو نادینا لا ان

یا ابراہیم یعنی یا ابراہیم ککر کبار اور نحو کتب الیہ ان انت مذ اور کتاب دونوں قول کے معنی میں ہے تو ان

اور انکی تفسیر ہوا ذیج لفظ قول کی تفسیر ہو سکتا ہے۔ اور امے ہر شے کی تفسیر کے لیے ہو خواہ ابو عمرو ای

تحدون مصدر اور ان فعل کو مصدر کے معنی میں کرتا ہے بار جبت ہر جہاں داعی ان تخرج اے خرد

اور ان جدا امید کو مفرد کے معنی میں کرتا ہے خواہ غنی ایک قائم اسے قیامک۔

تحدون تھیں اسکے معنی برا گئی تہ کرنے کے ہیں۔ لاد الا و لولا و لولا ما یہ مصدر کلام پر ہوتے ہیں فعل کے

ساتھ نحو جاد الا و لولا و لولا ما نحو بلا ضربت زید کیون نہ زید کو مارا تو نہ آوہ فعل بعد پر تو فعل کا مصدر ہونا

تفسیر کرتے ہاں زیادہ ضربت۔

یہ قسم
مذکور نہیں
ہوتا ہے

یہ قسم
مذکور نہیں
ہوتا ہے

یہ قسم
مذکور نہیں
ہوتا ہے

حروف توفیق

حروف استعظام

حروف توفیق - قسم ہے۔ عام معنی اسکے تحقیق کے ہیں اور ماضی میں ایسے ہیں کہ ابھی قریب یہ امر گزرا ہے کہ
 اگر کتب الامیر ابھی سرکار سوار ہو گئے یا حصول امید کے لیے قن قامت الصلوٰۃ نماز کے منتظر کے لیے گناہ
 چھوڑے۔ اور مضارع پر عام معنی تعیل کے ہیں۔ کہ معنی اسکے کہیں کے ہیں قد کیون کہ لک کہیں ایسا ہی ہوتا ہے
 دو حرف استعظام ہنرہ اور ہل شروع پر آتے ہیں فعلیہ اور اسمیہ دونوں جہ پر آتے ہیں۔ مثالین بہت گذرین
 حاجت بیان نہیں اور ہنرہ کے بعد واد اور فا اور ثم واقع ہوتے ہیں اَوْ مِّنْ اَفْئِنْ اَفْئِنْ اَفْئِنْ اَفْئِنْ
 حرفن شرط۔ اِنْ دُوْا اِنْ اِنْ استقبال کے لیے ہر ماضی پر آئے تو اسکے معنی بھی استقبال کے ہو جاتے
 ہیں مثال شہور ہے کو ماضی کے لیے ہر اگر مضارع پر آئے تو اسکے معنی بھی ماضی کے ہوتے ہیں وضر
 دو تضر بضر اگر تو مارتا تو میں بھی مارتا۔ جسکو فارسی میں ماضی احتمالی کہتے ہیں۔ اور حاصل اسکا یہ ہے کہ
 اتفاقاً ثانی بسبب اتفاق اول کے ہوتا ہے کہ تو مارتا تو ہم مارتے تو نے نہ مارا ہم نے بھی نہ مارا۔ اور اگر ایک امر
 اول کے لیے ہونا لازم تھا اور چونکہ وہ امر نہوا تو معلوم ہوا کہ امر اول کا وجود نہیں ہوا لو کان فیہا الصلۃ
 اللہ لعنہا فاسا واللہ کے ہونے سے لازم ہوتا ہے اور ثناء نہوا علیہ اللہ کا وجود نہیں۔ اور اِنْ اور
 لو کے ساتھ فعل ضروریہ نظر ہوا تقدیر اِنْ احد من المشرکین استجارک دان استجارک حدیثا
 ولو انتم تمکون اسے دو تمکون اتم اسی لیے لو کے بعد اِنْ مضبوط ہووے تاکہ بتا دیں مفرد فعل کا فاعل ہو سکے
 اسی لیے لو ایک مطلق جائز ہے اور لو ایک انطلقت جائز ہے۔ اور اس جملہ میں اسم جائز بھی نہیں ہو سکتا ہے
 ولو ان مالی الا خمس من شیء الا اقلہم اور برب شرط سے پہلے قسم ہو تو ضروریہ کہ شرط اور جزاء شرط
 فعل ماضی ہیں مثلاً واللہ ان کرمتی لاکرمتک واللہ ان کم کر من لاکرمتک۔ تو یہ جزاء شرط نہیں بلکہ جواب
 قسم ہوگا۔ اور اگر قسم بیچ میں واقع ہو تو جزاء شرط ہوگی نہ جواب قسم بیچے اول میں حرف شرط کا عمل ہوگا
 اور ثانی میں قسم کا عمل ہوگا ان تاتنی واللہ انک یا کوی اور شے قسم پر مقدم ہوا نا واللہ ان تاتنی انک۔ اور قسم
 نظر ہوا معنی تو یہی حکم ہے نظر ہو مثال گذرے اور معنی یعنی تقدیر اللہ انخرجوا الا لخرجوا ان
 واللہ انخرجوا اور لا یخرجون جواب قسم ہے نہ جزاء شرط و لا یخرجوا ہوا دان اطعموہم انکم لم یسکون
 اسے واللہ ان اطعموہم اور انکم لم یسکون جواب قسم ہے نہ جزاء ہوتی تو فاضل ہوتی۔ انا تفصیل کے لیے
 جب کسی کلام میں اجمال ہووے تو جہاں انوک۔ تیرے سبب بھائی میرے بھائی آئے اما یہ فاکر منہ و
 اما خالد فکذا انا فلان فکذا اسکے کیا کیا حال ہے پھر یہ کا اکرام ہوا اور خالد کو انعام ملا اور انا کے جواب

نا ضرور ہے اور کبھی اجمال نہیں ہوتا ہے جیسا اب جو شروع پر گناہوں کے آتا ہے اور اصل کی یہ ہے کہ ممکن
 من شے ماحرف شرط ہے مکن من شے شرط ہے یعنی اگر کوئی امر ہے تو یہ ہے فاکرمت زید کہ زید کو اگر کام کیا
 پس جہو شرط کو کثرت استعمال سے حذف کیا اور دو فویم کو یک جا کر کے ہا کو ہزہ کیا آتا ہوا اب ضرور ہوا کہ حرف
 شرط اور جہو میں فاصلہ رہے اس لیے جہو میں سے کوئی خزاہا کے ساتھ ملا دیتے ہیں اما زید فاکرمت ہا یوم
 الجہو فزید منطلق حرف الروع۔ الروع کسی خیال سے روکنا اور منع کر دینا ہے ہم نے کہا فلان بنفک فلان
 تجربہ سے بعض رکاتا ہے اس سے کہا کلا یہ نہیں ہے۔ اور کبھی حقا کے معنی ہوتے ہیں کلا ان اکھسان
 لبطفی بیج ہے کہ انسان سرکش ہے۔ تا ساکن جو تانیث کی علامت ہے۔ اسکا بیان ہوا پر ہوا۔

القنون اصل نون ساکن ہے تو کھنا نہیں جاتا ہے ضم اور فتح دو کسرہ کے ساتھ ہوا جاتا ہے یہ علامت اسم کے
 عرب ہونے کی ہے اور متصرف ہونے کی ہے اور نکوہ ہونے کی ہے کو ضیہ ہر طرح چپ رہو اور کبھی نون
 کسی جہو کا ہوتا ہے یوم انہو جہو جہو حذف ہوا اس کے عوض اذ پر تونین ہوئی یوم اذ ہوا اور جمع مذکر
 کے لیے نون ہوتا ہے اس سے اس کے مقابلہ میں جمع مونث سالم میں تونین دیکھی مسلمان و مسلمات
 کبھی ترنم یعنی گانے میں شریک آخر زیادہ کرتے ہیں اور جب علم موصوف ہو اور این جو کسی علم کا معنات ہو
 اس کی صفت ہو تو علم موصوف پر سے تونین حذف ہوتی ہے خوزیر میں عمرو۔ نون تاکید تھی اور خفیہ
 بحث فعل میں انکا بیان ہوا۔

متصرفات لافعی کے ساتھ زیادہ ہوتی ہے لافعی میں مناص اور ترنم میں آواز مع غنہ زیادہ
 کرتے ہیں اور ساکن غلط ہے قول ان اصب فقد اصنا باب بفتح کا شبلع مود غنہ کرنا چاہیے گو سب
 نون ساکن آخر میں کہتے ہیں تاکہ معلوم ہو کہ میان تونین گانے میں بڑی گلی ہے۔ تانیث کہ حرف آخر ہے
 جو ادب پر حرکت ہوا اسکا شبلع کر کے غنہ پڑھتے ہیں فتح ہو ضم ہو یا کسرہ یہ حرف جو شبلع سے پیدا
 ہوتے ہیں اذ کو حرف اطلاق کہتے ہیں۔ اور اگر تانیث ساکن ہو تو خواہ خواہ اسکو حرکت دیتے ہیں
 فتح یا کسرہ اور اس کے ساتھ غنہ گاتے ہیں اور اسکو تونین غالی کہتے ہیں جو صوفیوں سے شریعتہ جاتا
 غالی کے معنی متجاوز کے ہیں۔ حرف جو زیادہ ہونے میں یہ ہیں دیات ال س م
 ان ہویت انسانا انما کر حص ہے جسکا ترجمہ سوا اسکے نہیں کیا جاتا ہے یہی بات ہے انما ترجمہ
 ہے ای پر ہے اور معنی اسکے گرا اور پر کے ہیں۔ اور کبھی نون خفیہ بشکل تونین کہتے ہیں خود ہیں

نون ساکن

نون متصرف

نون ساکن

نون متصرف

نون ساکن

امام
۴۴
خاصہ
استثنائیں
داد زائد
نہیں
نہیں

بفضل ما امرہ لیس جان و لیکن ما امرہ لیس اعزین۔ اور کہی ام اور اہل ذہن و فوج ہوتے ہیں ایک
ضرور نامہ ہوگا اور اہل تشویط الطوائف والنور۔ لام امر کسور کے پہلے کوئی اور حرف یا اسم یا فعل آوے تو اس
ہو جاتا ہے نحو فلیعبدوا حرف میں کرنا غامض اسم اور فعل کے غامض میں سے نہیں ہوتا ہے۔ جملہ استثنائیں
اور زیادہ ہوتی ہے الا وہم جارہون۔ و ما اھلکنا من قریۃ الا وھلکنا سب علوہم جسے حرف عامل
کہ ہیں سب کا ذکر قصداً یا غنائاً اسم و فعل و حرف میں گذرا اگر حرف غامض یا صبیہ اور عامل جازم کا ذکر خوب نہیں ہوا حرف
ناصب یہ جار میں اور ان کے متعلق اسم بھی الکی حرف ہیں۔ ان کو ان خصوصاً اخیراً کہہ دینے ان جو کہ مذکور ہوتا ہے
صورت لکھ اور ان حتی کے بعد اور لام کے اور کی تو فعل کے غایت ہیں اور اس لام جار کے بعد کہ ماکان کی خبر
پر آئے اسکو لام جو دکنے میں ہو اور میں و او کے بعد جسکے یہ معنی ہیں کہ جیسے ایک کام کیا تو پھر فلان کام کرنا چاہیے
مثلاً اور میں کہتے ہیں کہ تو آیا اور چوری بھی کر گیا یعنی آنا نہ تھا اور آیا تو چوری کرنا نہ چاہیے اسکو واو حرف
کھینچتے ہیں اور ف کے بعد جو امر و نہی یعنی انشاء کے سب قسم کے جواب میں ہو مقدر ہوتا ہے اور فعل مضارع لصبیب
ہوتا ہے اور او کے بعد جو بھی الی اور یا الا کے ہو جو استہسا ایک فعل کی ہے من مقدر ہوتا ہے۔ نحو سرستی باطل
البلد و سرستی داخل البلد و ماکان اللہ لیسہم و اکھت السک و شرب اللبن و زرنی خاک رنگ و الزنگ و عین
حق۔ ان کا ذکر اوپر ہوا کہ نفعی تاکید سے ہمیشہ کے لیے۔ اذن سے پہلے ایک جملہ ہوا اسکا جواب ایک کلام مستقبل
اور فعل مستقبل پر کہ جسکا ہونا نامہ آئندہ میں ہو مثلاً زید نے کہا اسلٹ میں تو مسلمان ہو گیا او سپر کسی نے
جواب دیا کہ اذن تدخل الجنة اب جنت میں جا لے گا۔ اور کی ماقبل سبب ہوتا ہے ابلد کے لیے اسلٹ کے داخل
الجنة اسلام سبب ہے جنت میں جانے کا۔ اور لافنی کے ساتھ اگر لوجود ہو تو بیچ میں ان لائے میں لاشلا
یكون لان لا یكون اور لام کے ساتھ بھی جنتک لان اگر کہ۔ عامل جازم لم اور لام امر اور لا نہی کا ذکر اوپر گذرا اور
ان اور ما اور ما کا ذکر بھی گذرا اور اذما اور حیثا اور انما اور این اور شما اور متی بھی جازم یعنی شرط میں اور ما
اور من اور اسی اور ائی جیب یعنی شرط کے ہون جازم ہوتے ہیں اور لہا جیبی حرف شرط ہے ماضی منفی کے معنی
ہوتے ہیں پر استغراق کے ساتھ کہ یہ کام کہیں نہ ہو لہا ینفعہ اللہ کہیں نہ امت سے فائدہ نہ ہو اور نقل اکثر معذوف
ہوتا ہو فعل فاعل الی ینفعہ اللہ یعنی ایسا کام کیا کہ نہ امت سے فائدہ نہ دیا۔ اور حرف شرط و استہسا شرط کو کم الحارۃ
کہتے ہیں۔ بلکہ اگر حرف اور ظروف میں اگر اور شرط و جزا اور تو یا حرف شرط یا مضارع ہو تو جزم ہو گا ان تری
اگر کہ ان تری نہ اگر تک اور مضارع میں جو حرف جزا ہے جزم اور رفع جازم ہے ان تری فاعل غایت۔

۴۵

اور جب ماضی ہو اور اس پر وقت اور تقدیر آنا واجب ہے تو ان میں سے ایک مساقی اخذ ہے من قبل اور قدر
 نہ آئے تو یہ تو کسلی۔ تو ان کا ان مسمیہ قد من قبل قصد وقت اور کسی ماضی نہ آگئی ان اگر تثنیٰ اگر تکلف
 اگر تثنیٰ کم اگر تک ماضی کہ تحقق ہو جائے اور صرف واجب ہے ان اگر تثنیٰ قصد اگر تک امیس تو اگر ام اور گزشتہ
 جزا نہیں ہو سکتا ہے کہ اس کا وجود محتمل ہو اور خبر لا محتمل الوجود ہوتا ہے۔ اور اگر مضارع جزا ہونی ہو یا مثبت
 ہو یعنی ہلا کے ساتھ ہو اور ماضی کم نہ ہو کہ وہ ماضی ماضی ہے من لا یمن یا زلایین جائز ہے ان کی جتنی اہل
 یغنیوا الغین۔ ومن عادی فینقدہ اللہ منہ۔ اور جب یہ دونوں قسم نہ ہوں ماضی ہو اور نہ مضارع ہو تو فہ لا نا
 واجب ہے ماضی محقق ہو ان تثنیٰ قصد اگر تک امیس را جاز اسمیہ زمان کا ان انہما موجودا فالتشخیص طالعہ یا جہ
 یارب ان عصیت ناغفر لی یا نہیں ہو ان اسلمت فلا تعذبنی اور ایسے ہی دعا اور استفہام اور مضارع ماضی
 ما اور کم اور لن کے ساتھ اور تمنے اور ترجمی اور عرض سب کا یہی حکم ہے اور کسی سچا کا اذا ماضی جازہ آتا ہے
 وان تصبہم سیئۃ بما قد مت ایہ یعمدا اھم یقنطون اسے فہم یقنطون اور امر کے جواب میں مضارع
 جزم ہوتا ہے نہ زنی اگر تک اور نہی میں ہی لا تفعل الشرکین خیر اکبر اور استفہام میں ہی اهل عندک کہ نہ ہو
 اور تثنیٰ میں لیلت ما لا انقذہ اور عرض نحو لا تنزل بنا تصب خیر اکتے میں کہ ان سب مواضع میں شرط مقدر
 کرتے ہیں اور مضارع مجزوم اسکی جزا ہوتا ہے نحو زنی ان تتر زنی اگر تک۔ اور یہ سب عامل فعلی ہیں
 انکے سوا دو عامل معنوی بھی ہیں ایک ابتداء اسم کا مقدار ہونا یعنی اسکا سب سے پہلے ہونا کہ سب عمل باہر اور
 باقی سے مجرد ہو اور اسم کا خبر ہونا اور دویم فعل مضارع کا عامل سے خالی ہونا جو دو صورتوں میں اسم اور
 فعل مرفوع ہوتے ہیں کہی اسم پر فعل کا عطف ہوتا ہے ان المصدر فہم والمصدر قات واقترضا اللہ
 قرضا احسن قول کے بعد ان مسورہ ہوتا ہے کہ وہ قول کا مقول ہے اور مقولہ جملہ اور کلام ہے۔ اور وہ دو اور کس
 یعنی زائد ہو اور اس کے قبل فتح ہو اور عطف میں ادغام ہوگی بما اتوا ویسجیون۔ اور بمقام عرض ہو لو کہ کے ساتھ
 ہو اور یہ حرف تخصیص ہے دونوں فعل مضارع ہوں گے بن فیقول دسب تک اخرتہ الی اجل قریب
 فاصدق واکن من الصالحین یعنی ناکے بعد جو عرض میں ہے ان نا صبر اور واو کے بعد ان شرط جارہ
 مقدر ہوتا ہے اجل فتح جزو سکون حیم سے علم نو میں کہیں بحث نہیں ہے اور اسکا استعمال میں اور لام جارہ
 ساتھ ہوتا ہے من اجل ذلک۔ ولاجل ذلک اور ترجمہ اسکا اس سب سے کیا جاتا ہے۔
 جزو استفہام اسم سرفہام پر آئے تو الف سا قاض نہیں ہوتا ہے بلکہ جزو کو رویتے ہیں اللہ خیر ما لیشون

ما مضی
 فعل مضارع
 ان کسبہ
 ادغام در یک
 مض
 تجب
 نہ

لو کہ جزا پر قائم مفتوح آتا ہے اور لو کہ جزا پر بھی لو کہ ان فیہما الحق الا ان الله لفسد تا لو علی ملک عمر
 اور لو تنی کے لیے ہی ہوتا ہے و مجاہد الذین کفروا لو کہ انوا مسلمین۔ ان حرف مشبہ بالفعل اما ضمیر اور متکلم
 پر آجائے تو اننا پڑتے ہیں اور کہی را ثنا پڑتے ہیں اور یہ متکلم مع الفیر ہو جاتا ہے۔ مجاز میں اما نہیں پڑتے بلکہ
 اوپر بہت حرص کرتے ہیں اما نہ فتح ہے نہ کسر ہے اور قرأت حق میں تمام قرآن شریف میں صرف ایک جگہ
 اما ہے لسم الله مجاہد و صرنا صلاہا مجری کے را پر اصل وضع سے توفیق ہے مگر کچھ کسرہ اور کچھ فتح پڑتے ہیں۔
 اور ائمہ القراءہ کے یہاں تو بہت ہے۔ اور خیمہ اور طویلہ اور حویلی کی خا اور واو پر اما ہے۔ ہمزہ استفہام کے بعد
 حرف عطف زیادہ ہوتا ہے اما من الذین مکروا والسیئات

ربنا اغفر لی ولوالدی ولاستادی وفضل علی سیدنا
 محمد الہادی و سید الامراء الہادی و علی الہ الجادی
 واصحابہ النادی

ۛ

در مطبعہ جدیدہ احمدی واقع کتب خانہ شکر گنج باہنام احمد علیخان
 طبع شد

مرفوعات میں بحث افعال ناقصہ اور بحث فعل میں افعال مقاربت اور افعال
 مع و ذم سہوارہ گئے تھے اب وہ بحث لکھی جاتی ہے۔ افعال ناقصہ یہہ اپنی فاعل
 و مسند الیہ پر تمام نہیں ہوتے ہیں اور محتاج ایک امر کے ہوتے ہیں جس پر فعل کا
 اختتام ہے اس لئے اوکو ناقصہ کہتے ہیں مثلاً کان زید اس بات کو حاجت
 رہے کہ زید کیا تھا یا کیا ہو گیا ضرور کہنا پڑا غنیہ کہ غنی تھا یا ہو گیا اور یہی مثال ہے
 کی ہو سکتی ہے صدر۔ مگر ظل دن بھر کے لئے اور بات رات بھر کے لئے ہیں
 اور اجمع صبح کے وقت کے لئے اور امسے شام کے وقت کے لئے اور مادام
 مامصدر یہ ہے ہمیشہ کے لئے اور مازال اور مائفلک اور مایرج پر

مانفی ہے بمعنی مثبت ہے اور فتنی بر وزن سمع لام کلمہ ہمزہ ہے اس پر صرف
 نفی مقدر ہوتا ہے یہہ بھی مثل مازال ہے اور یس نفی کیلئے ہے یس صرف
 ماضی معروف ہوتا ہے اور مضارع و غیرہ اس میں سے مثل اور سب افعال
 ناقصہ کے نہیں ہوتے ہیں کہ اوں میں سے سب تصریفات حاصل ہیں۔ اور
 ان افعال کا حصر نہیں ہے ہر فعل جو یہہ معنی بخشے وہ ناقصہ ہے مثلاً مثبت
 زید سنجھا۔ اس کا فاعل مسند الیہ مرفوع ہوتا ہے ان کے خبر منصوب۔ اگر
 کہی حاجت خبر کی نہ تو یہہ افعال تام ہیں مثلاً کان مطر بارش ہوئی۔ اور
 ان کے خبر ان کے اسم پر مقدم ہوتے ہیں و لم یکن کہ فوا احد

افعال مقاربت کا و اس کام کے لئے ہے جو وقوع کے قریب ہو اور عسی اور
 اوشک اور کرب عام ہیں ان کا فاعل مرفوع ہے اور خبر کہی با ان ناصبہ اور کہی بے ان
 ناصبہ مضارع ہوتا ہے کان۔ زید ان بخیج یا بخیج اور کا دین مثل تمام افعال
 تہریف ہوتے ہیں اور عسی میں صرف ماضی معروف کے چودہ صیغہ ہوتے ہیں اور
 اوشک اور کرب کے یہی دو صیغہ مستعمل ہیں اور کچھ نہیں ہے افعال مع و ذم

و فعل مع کے لئے ہے نغم۔ نغم کا فاعل ظاہر مرفوع اور اوسکا بدل برنبا
بدلیت مرفوع فاعل معرف بلام یا مضاف ہوئے معرف بلام مثلاً نغم الرجل
یا صاحب الفرس زید اور فاعل مضمین ابہام ہے اس لئے اسکے تخیز منصوب
ہو گئے اوپر اوسکا بدل مرفوع ہوگا مثلاً نغم رجلاً زیداً۔ اس کا نعمت واحد
مونث غائب ہے مستعمل ہے اور کچھ نہیں جبہ احب کا فاعل ذاہ ہے اور اوسکا
بدل مرفوع جبہ آزد اسکا بھی ایک صیغہ مستعمل ہے بدل مخصوص بالجمع کہتے ہیں
شہس اور بہشت ان کا حال مثل نغم اور نعمت ہے اور ایسا ہے ساء و ساءت
ان کا بدل مخصوص بالذم ہے۔ متفرقات یا متکلم اور ہی ضمیر واحد مونث غائب
مرفوع کے بعد تا زیادہ ہوتے ہیں۔ جو وقف میں پڑھتے ہیں مایہ و مایہ۔
فعل اپنے لئے آپ ہے مسند الیہ ہوتا ہے اذا لودے للصلوة نماز کے لئے
نما ہووے و لورک من فی النار و حولہا جواگ میں ہے اور ہوا سکی گرد ہے اوسکو
برکت دے گی۔ ۶۷ درود ۱۱۱ حتی یا بوشیلوہ یا بواوب سے مشتق ہے
بمعنی آمدن اور شیلوہ اور شیلوہ اوس کا نوا کا نام ہے جہاں توراہ شریف رکھی
تھی یہ پیشین گوئی ہے کہ شیلوہ آرد ہو گے یہ فعل اپنے لئے آپ صیغہ
ہے چنانچہ نعت لہر آیا اور شیلوہ کو جلا دیا کہ توراہ شریف یہی جل گئی اب نصرانی کہتے
ہیں کہ شیلوہ آئی کا یعنی یسوع مسیح اور اوس کے معنی تسلی بخش کہتے ہیں سلوہ سے
مشتق ہے اور مسلمان جو بے علم ہیں اور ان کا مبلغ علم یہ ترجمہ ہیں کہ کہنے لگے
کہ وہ تسلی بخش حضرت محمد ہیں علیہا الصلوۃ والسلام۔ وہ حرف تعجب ہے ویکان
ایمان باعث مع۔ اہل انشاء و الکبریا و الہ۔ یا سکلم حذف ہو کر رہتا ہے ولی مرین۔
فعل جمع مونث افضل تفضیل لیسب وصف اور عدل تقدیری کے غیر مرفوع۔ حروف شہادۃ
میں سواریت اور عدل کی بانی کے آخر تا زیادہ ہوتا ہے جس سے اون کا عمل باطل
ہو جاتا ہو انما اور انما کے معنی حصر کے ہو جاتے ہیں اور گناہ کے وہ معنی رہتے ہیں۔
اور لیتما اور لعلما کا وجود نہیں ہے۔ اور لکنما کے معنی وہ ہی ہیں

غلط نامہ

صفحہ	سطر	غلط	صحیح	صفحہ	سطر	غلط	صحیح
۴	۱۰	اَمَر	اَمَر	۳	۳	راعیا	راعبا
"	"	امراء کل	اوراء کل	۵	۵	خفا	خفا
"	۱۲	یرف	یرف	۱۰	۱۰	علینا	علینا
"	۱۴	باب	باب	۲۱	۲۱	وترفعنا	وترفعها
"	۱۹	یعد	یعد	۲۵	۲۷	رست	رست
۴	۳	مضمون	مضمون	۲۵	۲۷	حاشیہ طر اخیر	حاشیہ طر اخیر
"	۴	یم	یم	۲۵	۲۷	بجٹ	بجٹ
۲	۱۳	تحریر	تحریر	۲۷	۲۷	اولین پر کسہ	اولین پر کسہ
۸	۱	کسہ	کسہ	۵	۵	فتح یفتح	فتح یفتح
"	"	ماضی	ماضی	۴	۴	سمع یسمع	سمع یسمع
"	۲۱	بیط	بیط	"	"	حب یحب	حب یحب
۹	۸	نفر	نفر	"	"	حضر یحضر	حضر یحضر
۱۰	۲	ساکن روای	ساکن روای	۸	۸	کرم یکرم	کرم یکرم
"	۴	یثقل	یثقل	۱	۱	تفعلن	تفعلن
"	۱۲	یثقف	یثقف	۱	۱	تفعلوا	تفعلوا
"	۱۶	یسعایعین	یسعایعین	۱۰	۱۰	تاکید	تاکید
"	"	مخاف	مخاف	"	"	مونث	مونث
۱۱	۵	بیع بیعات	بیع بیعات	۵	۵	اسکتے ہیں	اسکتے ہیں
"	۴	افعل تفضیل	افعل تفضیل	"	"	فاعلان	فاعلان
۱۱	۹	داعو راضو	داعو راضو	"	"	مفعولان	مفعولان
"	۱۰	رای	رای	۱۲	۱۲	مفاعلة	مفاعلة
"	۱۲	رضی	رضی	۱۹	۱۹	تد حرج	تد حرج
"	"	مرضی	مرضی	۵	۵	اوسکے	اوسکے

صفحہ	سطر	غلط	صحیح	صفحہ	سطر	غلط	صحیح
۱۱	۱۶	جرم	جرم	۱۲	۱۸	مین	علین
"	۲۳	مدحی	مدحی	"	۱۹	کیدۃ	کیدۃ و دۃ
"	"	دعی	دعی	"	۸	خافض	خافض
۱۳	۳	تقوؤل	تقوؤل	"	۲۲	پر	پر
"	۶	اتباء	اتباء	"	۲	اتا	یا
"	۹	سب	سب	"	۱۷	يعوذ	يعوذ
"	"	اشکیہ بیمار ہے	اشکیہ بیمار ہے	"	۵	نصیر	نصیر
"	"	درست پایامن ہے	درست پایامن ہے	"	"	تمنی اترجی	تمنی اترجی
"	"	اسکو	اسکو	"	"	یخو	یخو
۱۲	۱۳	استکب	استکب	"	۱۰	لقب	نصب
"	۱۵	ترعن	ترعن	"	۱۱	خبر	جر
"	۱۶	مفاعله	مفاعله	"	۱۶	ثنوا	ثنوا
"	۱۸	سبب	سبب	"	۱۷	تقریری	تقریری
"	۱۹	تشجع	تشجع	"	۱۰	نصب	نصب
۱۳	۲	تغیر	تغیر	"	۱۲	زاید تان	زاید تان
"	۳	نعلیلا	نعلیلا	"	۱۳	کی تاکے	تاکے
"	۹	فلنس	فلنس	"	"	منصرف	منصرف
"	"	عاقبتہ	عاقبتہ	"	۲۳	مررت	مررت
"	"	فعل	فعل	"	۳	لقب	نصب
"	"	فے	فے	"	۱۸	نصیب	نصیب
"	"	مرید و بغیر ما	مرید و بغیر ما	"	۶	نصیب	نصیب
"	"	استعمال نہیں ہوتا	استعمال نہیں ہوتا	"	"	حالت	حالت
"	"	ہوا اور کھلا ہے	ہوا اور کھلا ہے	"	"	رجلان	رجلان

صفحہ	سطر	غلط	صحیح	صفحہ	سطر	غلط	صحیح
۱۸		نصیب	نصب			زیدین	زیدین
"	۱۰	اشنا	اشنان		۲	زیدین	زیدین
۱۹		سطر اول کا حاشیہ	قرینہ			حسانہ ہوم	حسانہ ہوم
"	۲	لہو	ہو			ضربت ضرب	ضربت ضرب
"	۸	ستبر	ستتر			حسانہ چہارم	حسانہ چہارم
۲۰	خانہ ۲	بردر	سردو			ضربتہما ضربت	ضربتہما ضربت
نہیں پجورہ	۱	ضربتہما	ضربتہما			حسانہ پنجم	حسانہ پنجم
	۳۰	اباہ اباہما	ایاہ ایاہما			انقیس	انقیس
	۵	اباہم	ایاہم			سند	سند
"	۳	قراء	قراء		۲۱	ربتہ	ربتہ
"	خانہ ۴	ضربتہما و اگر مٹی	ضربتہما و اگر مٹی		"	والعبید	والعبید
		زید ضربتہما و اگر مٹی	زید ضربتہما و اگر مٹی		"	ماثقی	ماثقی
		زید ضربتہما و اگر مٹی	زید ضربتہما و اگر مٹی		"	تغیر	تغیر
		زید ضربتہما و اگر مٹی	زید ضربتہما و اگر مٹی		"	گہر	گہر
		زید ضربتہما و اگر مٹی	زید ضربتہما و اگر مٹی		"	الدارام	الدارام
		زید ضربتہما و اگر مٹی	زید ضربتہما و اگر مٹی		"	امریۃ ارجل فی	امریۃ ارجل فی
		زید ضربتہما و اگر مٹی	زید ضربتہما و اگر مٹی		"	مبتدا و خزان	مبتدا و خزان
		زید ضربتہما و اگر مٹی	زید ضربتہما و اگر مٹی		"	دو نو میں سے	دو نو میں سے
		زید ضربتہما و اگر مٹی	زید ضربتہما و اگر مٹی		"	مین	مین
		زید ضربتہما و اگر مٹی	زید ضربتہما و اگر مٹی		"	ماجنہ	ماجنہ
		زید ضربتہما و اگر مٹی	زید ضربتہما و اگر مٹی		"	زا	زا
		زید ضربتہما و اگر مٹی	زید ضربتہما و اگر مٹی		"	پورا	پورا
		زید ضربتہما و اگر مٹی	زید ضربتہما و اگر مٹی		"	ما یفعل	ما یفعل
		زید ضربتہما و اگر مٹی	زید ضربتہما و اگر مٹی		"	ما یفعل	ما یفعل

صفحہ	سطر	خط	صحیح	صفحہ	سطر	خط	صحیح
۲۵	۱۴	شرائط	شذریطہ	۲۲	۲	ر ر خبر	کی خبر
"	۱۶	لازمست	لازمست	"	۱۶	منصوب	منصوب
"	۱۸	درو	درو	"	۲۰	القارز	القاری
۲۶	۱۰	اکلت	اکلت	"	۲۶	مثلث	مثلث
"	۱۳	راکب	راکب	۲۳	۹	مقول	مقول
"	"	زید البیرع	زید البیرع	"	۱۰	اعترف غمرافا	اعترف غمرافا
"	۱۶	البوہ	البوہ	"	۱۶	حصہ	حصہ
"	۱۸	اسکو	اسکو	۲۴	۱	ہوتا ہے	نہیں ہوتا ہے
۲۶	۳	عند القریان	عند القریان	"	۲	مینے	مینے
"	۴	جلستین	جلستین	"	۳	مرفوع	مرفوع
"	"	ثوبین	ثوبین	"	۵	ایا	ایا
"	۵ و ۵	لماب	لماب	"	۶	زید	زید
"	۵	ثوبین	ثوبین	"	۱۰	الف	الف
"	۱۳	لماب	لماب	"	۱۱ و ۱۲	ابن	ابن
"	"	عاشیہ	عاشیہ	"	۱۳	ابنتہا	ابنتہا
"	۱۶	بغم	بغم	"	۱۵	یم	یم
۲۸	۱۶	عمرو	عمرو	"	۱۵	نقب	نقب
"	"	یعیاج	یعیاج	۲۵	۶	موش	موش
"	۱۸	لو	لو	"	"	والسمار	والسمار
۲۹	۳	کا	کا	"	۴	نمو	نمو
"	۶	جس	جس	"	۸	ندبہ	ندبہ
"	۱۱	ووزن منصوب	ووزن منصوب	"	۱۱	افتد	افتد

صفحہ	سطر	غلط	صحیح	صفحہ	سطر	غلط	صحیح
۲۹	۱۲	نصیب	نصب	۳۰	۱۵	مرنوع	مرنوع
"	"	"	"	"	"	"	"
۳۰	۱۶	اقعاکم	القعاکم	"	"	"	"
"	۲۱	صلوۃ الاموال	صلوۃ الاموال	"	"	"	"
"	۲۲	بقیلہ	بقیلہ	"	"	"	"
۳۱	۲۳	حاشیہ اصاص	اضافت	"	"	"	"
"	۲۴	عصائی	عصائی	"	"	"	"
"	۲۵	بکرہ	بکرہ	"	"	"	"
"	۲۶	ابائی	ابائی	"	"	"	"
"	۲۷	بسم حامد	اسم حامد	"	"	"	"
"	۲۸	حسن	حسن	"	"	"	"
"	۲۹	حر	جر	"	"	"	"
۳۲	۳۰	النفوس	النفوس	"	"	"	"
"	۳۱	فا	فا	"	"	"	"
"	۳۲	طرف	طرف	"	"	"	"
"	۳۳	ابضع	ابضع	"	"	"	"
"	۳۴	زید	زید	"	"	"	"
"	۳۵	البتون البتون	البتون البتون	"	"	"	"
"	۳۶	قرض	قرض	"	"	"	"
"	۳۷	اشتریت	اشتریت	"	"	"	"
۳۸	۳۸	دوبہی	دوبہی	"	"	"	"
"	۳۹	دوبہی	دوبہی	"	"	"	"
"	۴۰	دوبہی	دوبہی	"	"	"	"
"	۴۱	دوبہی	دوبہی	"	"	"	"
"	۴۲	دوبہی	دوبہی	"	"	"	"
"	۴۳	دوبہی	دوبہی	"	"	"	"
"	۴۴	دوبہی	دوبہی	"	"	"	"
"	۴۵	دوبہی	دوبہی	"	"	"	"
"	۴۶	دوبہی	دوبہی	"	"	"	"
"	۴۷	دوبہی	دوبہی	"	"	"	"
"	۴۸	دوبہی	دوبہی	"	"	"	"
"	۴۹	دوبہی	دوبہی	"	"	"	"
"	۵۰	دوبہی	دوبہی	"	"	"	"

صفحہ	سطر	غلط	صحیح	صفحہ	سطر	غلط	صحیح
۳۸	۱	بہی	بہی	۳۸	۱	بہی	بہی
۳۸	۲	ای	ای	۳۸	۲	ای	ای
۴	۳	ای سے خدمت	ای سے خدمت	۴	۳	ای سے خدمت	ای سے خدمت
۰	۴	واب	واب	۰	۴	واب	واب
۰	۵	السماء	السماء	۰	۵	السماء	السماء
۰	۶	افہمیل	افہمیل	۰	۶	افہمیل	افہمیل
۰	۷	اسکت	اسکت	۰	۷	اسکت	اسکت
۰	۸	جادوی	جادوی	۰	۸	جادوی	جادوی
۰	۹	کنتی	کنتی	۰	۹	کنتی	کنتی
۰	۱۰	کیت	کیت	۰	۱۰	کیت	کیت
۰	۱۱	منصرف	منصرف	۰	۱۱	منصرف	منصرف
۰	۱۲	کی	کی	۰	۱۲	کی	کی
۳۹	۱۳	خبر بہ	خبر بہ	۳۹	۱۳	خبر بہ	خبر بہ
۰	۱۴	بالجبر	بالجبر	۰	۱۴	بالجبر	بالجبر
۰	۱۵	قاعدہ	قاعدہ	۰	۱۵	قاعدہ	قاعدہ
۰	۱۶	قد عار	قد عار	۰	۱۶	قد عار	قد عار
۰	۱۷	حلب	حلب	۰	۱۷	حلب	حلب
۰	۱۸	قرزوق	قرزوق	۰	۱۸	قرزوق	قرزوق
۰	۱۹	مستقبل	مستقبل	۰	۱۹	مستقبل	مستقبل
۳۰	۲۰	متہ	متہ	۳۰	۲۰	متہ	متہ
۰	۲۱	متہ	متہ	۰	۲۱	متہ	متہ
۰	۲۲	عند	عند	۰	۲۲	عند	عند
۰	۲۳	عند	عند	۰	۲۳	عند	عند
۰	۲۴	عند	عند	۰	۲۴	عند	عند
۰	۲۵	عند	عند	۰	۲۵	عند	عند
۰	۲۶	عند	عند	۰	۲۶	عند	عند
۰	۲۷	عند	عند	۰	۲۷	عند	عند
۰	۲۸	عند	عند	۰	۲۸	عند	عند
۰	۲۹	عند	عند	۰	۲۹	عند	عند
۰	۳۰	عند	عند	۰	۳۰	عند	عند
۰	۳۱	عند	عند	۰	۳۱	عند	عند
۰	۳۲	عند	عند	۰	۳۲	عند	عند
۰	۳۳	عند	عند	۰	۳۳	عند	عند
۰	۳۴	عند	عند	۰	۳۴	عند	عند
۰	۳۵	عند	عند	۰	۳۵	عند	عند
۰	۳۶	عند	عند	۰	۳۶	عند	عند
۰	۳۷	عند	عند	۰	۳۷	عند	عند
۰	۳۸	عند	عند	۰	۳۸	عند	عند
۰	۳۹	عند	عند	۰	۳۹	عند	عند
۰	۴۰	عند	عند	۰	۴۰	عند	عند
۰	۴۱	عند	عند	۰	۴۱	عند	عند
۰	۴۲	عند	عند	۰	۴۲	عند	عند
۰	۴۳	عند	عند	۰	۴۳	عند	عند
۰	۴۴	عند	عند	۰	۴۴	عند	عند
۰	۴۵	عند	عند	۰	۴۵	عند	عند
۰	۴۶	عند	عند	۰	۴۶	عند	عند
۰	۴۷	عند	عند	۰	۴۷	عند	عند
۰	۴۸	عند	عند	۰	۴۸	عند	عند
۰	۴۹	عند	عند	۰	۴۹	عند	عند
۰	۵۰	عند	عند	۰	۵۰	عند	عند

صفحہ	سطر	غلط	صحیح	صفحہ	سطر	غلط	صحیح
۴۵	۱۲	تغو	تغو	۴۵	۲۰	نابا	ان
"	۱۴	واذہا	وانہا	"	"	منقص	منفصل
"	۲۰	ام بشر	ام شہر	"	"	بخنلو	خن کی
"	"	امر	امبر	"	"	لغوة	نغوة
"	۲۳	اور عصیم	عصیم	"	۲۹	سفرن	سفرن
۴۶	۲	منطرق	منقرن	"	۴	شرء	شرط
"	۱۳	الا	الی	"	"	عومقرن	عیر منقرن
۴۷	۲۳	صلے	علے	"	۱۲	سفریہ	بقریہ
۴۸	۶	شباب	شہاب	"	۹	بے	بے
"	۶	تقول	یقول	"	۱۶	نہین	نہین
"	۸	وزید	قدید	"	۱۸	اشہا	اشہا
"	۹	مقطا	مقطرا	"	۲	مین	مین
"	۱۲	اودا اور قلب	اودا اور قلت	"	۱۱	ادف لکم	روف لکم
"	۱۴	میش	میش	"	۱۵	ربہ رجلا جل	ربہ رجلا
"	۱۵	انم	لم	"	۱۶	اب دین	الذین
"	۱۸	دلو انما السعی	دلو انما السعی	"	۱۶	اب	رب
"	"	لا دنی مش کما	سیت کما فی	"	۵	یمنی	یمنی
"	"	ولم اطلب مثل	ولم اطلب	"	۱۵	تسیت	تمسیت
"	"	حسن لال ممکن	قلیل من لال	"	۲۵	ایاہ	ایاہ
"	"	السعی لمحہ مثل	ولکن السعی لمحہ	"	"	ان	ان
"	"	فذاک لمحہ مثل	شع و قدید	"	۵۳	اشتہار	اشتہار
"	"	اشالی	المثل شان	"	"	انک	انک

صحیح	غلط	سطر	صفحہ	صحیح	غلط	سطر	صفحہ
صوملم	صومو	۷	۵۸	انقام	انقام	۵	۵۳
نصب	نصیب	۱۰	"	اکل	اکل	۶	"
وشرب	وشربت	۱۲	"	عابد	عابد	۱۸	"
جنگ	جنگ	۱۷	"	ب	ب	۲۲	"
مٹا	مٹا	۱۸	"	دو	دو	۵	۵۴
ہین	ہین	"	"	عندک	وعندک	۸	"
ای	ای	۱۹	"	ریوڑ	ریوڑ	۹	"
بہی	تہی	"	"	ازید	وزید	۲۰	"
نہوا	نہو	۲۰	"	اور	اور	۹	۵۵
خروٹ	خروٹ	۲۲	"	اخرج	دخرج	۱۱	"
فاتیہ	فاتیہ	۲۳	"	ایا	ایا	"	"
زور	اور	۳	۵۹	س کے ساتھ	س کے	۱۲	"
محمل ہین	محمل ہو	۴	"	عن	عین	"	"
جزار	جزل	"	"	ای	ای	"	"
فیقم	فیقم	۶	"	ب	سب	"	"
یقظون	یقظون	۱۰	"	رجت جہا	رجت جہا	۱۹	"
تخفیف	تخفیف	۱۹	"	تخفیف	تخفیف	۲۱	"
کو	کو	۲۳	"	حروف تخفیف	حروف تخفیف	"	"
ہلک	ہلک	۱	۶۰	کرتے ہین	کرتے	۲۳	"
ہت	ہت	۴	"	رکب	رکب	۲	۵۶
				جامد	جائز	۱۴	"
				اتک	اتک	۱۸	"
تمت غلط نامہ							

صفت تابع موصوف کے نہیں ہے بلکہ اوس اسم کے تابع ہوتے ہے جو فعل کا مفعول اول ہے اور موصوف مفعول دوم ہے

د لکنی اراکم تو ما تجمہون۔ کئے مبتدا کے ایک خبر ہوتے ہے
وجملہ وفضار ثلثون شہدہ تصغیر اور جمع مکسر سے اصل ظا

ہو جاتے ہے اریقتہ تصغیر ارض کے اصل ارضۃ اور دنا نیر
جمع دنا کے ذات یوم کسے دن کے لئے بولتے ہیں۔

ذوالحال جمع اور حال مفرد ہوتا ہے۔ وجعلنا ہم حصیدا خادین
وارسلنا ستر۔ مثل تثنیہ کے صفت ہے۔ بشرین مثلنا۔ بشر

صفت عرض مفارق ہوتے ہی نہ عرض لازم اس لئے جار رجل

عالم جار رجل ضاحکہ قولاً عرضیا بولتے ہیں نہ قولاً ذاتیا۔ اور بدل

مبدل منہ کا ملول کل ہوتا ہے کہ وہ معنی ذاتی ہوتے ہیں۔

جاز زید اخوک و اخوک زید قولاً و اتیاناً اس کے صفت میں عکس
 مستوی صدق المجہول علی الموضوع اور صدق الموضوع علی المجہول
 نہیں ہو سکتا ہے الرجل ضاحک اور الضاحک رجل نہیں کہہ سکتے
 ہیں الرجل ناطق و الناطق رجل کہہ سکتے ہیں کیونکہ اخارت اور نطق
 وصف ذاتی ہے نہ وصف عرضی ہے اور اس کا مدلول کل مسمیٰ ہی مثل
 الرجل فید وزید ہوا الرجل اسے لے جملہ آیات میں جو اسماء افتد تھیں ساتھ ذکر
 ہوتے ہیں وہ صفت نہیں ہو سکتے ہیں بلکہ وہ بدل ہیں اور اسم بدل نہیں
 قل ادعوا للہ او ادعوا للرحمان ایا ما نعوفیہ الاسماء الحسنی۔ ضمیر بے مرجع
 مذکور ہوتے ہی ترجو نہ ان کتم صادقین۔ کچھ لفظ کا اعتبار ہوتا ہے اور کبھی
 معنی کا ومن تعینت منکن للہ و رسولہ و تعمل صالحاً۔ ضمیر بارز مرقوع متصل
 خطاب اور ضمیر خطاب متصل مضموب ہو یا مجرور ہو آپس میں خطاب ہو سکتے ہیں
 و ما یک بغاغل عملون و ارا یتکم ان اتاکم عذاب اللہ۔ تمام شد